

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 18 جون 2015ء بمطابق 30

شعبان 1436 ہجری صبح گیارہ بجکر چار منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلَىٰ ءَلَّا تَعْدِلُوا
أَعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ وَعَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ ءَامَنُوا وَعَمِلُوا
الصَّالِحَاتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ۔

(ترجمہ): اے ایمان والو! خدا کیلئے انصاف کی گواہی دینے کیلئے کھڑے ہو جایا کرو۔ اور لوگوں کی دشمنی تم کو
اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ انصاف چھوڑ دو۔ انصاف کیا کرو کہ یہی پرہیزگاری کی بات ہے اور خدا سے
ڈرتے رہو۔ کچھ شک نہیں کہ خدا تمہارے سب اعمال سے خبردار ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام
کرتے رہے ان سے خدا نے وعدہ فرمایا ہے کہ ان کیلئے بخشش اور اجر عظیم ہے۔ وَاٰخِرُ الدَّعْوَانَا اِنَّ اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ کچھ چھٹیوں کی درخواستیں ہیں: جناب صالح محمد خان صاحب، ایم پی اے -06-18
2015؛ جناب محمود جان صاحب، ایم پی اے پورے اجلاس کیلئے؛ جناب ابرار حسین صاحب، ایم پی اے
18-06-2015؛ محترمہ عظمیٰ خان، ایم پی اے پورے اجلاس کیلئے؛ منظور ہیں جی؟
(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: معزز اراکین اسمبلی! میں صوبائی اسمبلی خیر پختونخوا کے قواعد ضوابط و طریقہ کار مجریہ
1988 کے قاعدہ 142 کے ذیلی قاعدہ 3 کے تحت بجٹ پر بحث کرنے کیلئے پارلیمانی لیڈران کیلئے بیس منٹ
اور دیگر ممبران صاحبان کیلئے دس منٹ کا وقت مقرر کرتا ہوں، لہذا آپ سے گزارش ہے کہ مقرر کردہ
وقت میں بجٹ کے حوالے سے اپنی تجاویز پیش کریں، نیز غیر ضروری بات سے اجتناب کریں۔ شکریہ۔
ہمیں جو لسٹ موصول ہوئی ہے، سردار اور نگزیب ٹلوٹھا صاحب، جناب محمد شیراز صاحب، جناب بخت
بیدار صاحب۔۔۔۔۔

سالانہ بجٹ برائے مالی سال 2015-16 پر عمومی بحث

جناب بخت بیدار: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر صاحب! ستاسو ڈیڑھ زیادہ
شکریہ چھی ما تہ پہ 2015-16 چھی کوم بجٹ پیش کرے دے جناب وزیر خزانہ
صاحب، پہ ہغھی د وینا تاسو ما تہ دعوت راکرو، ستاسو ڈیڑھ مہربانی۔ جناب
سپیکر صاحب! د بجٹ تقریر آغاز چھی کوم دے نود اللہ تعالیٰ د یو پاک آیا تونو
نہ د سورہ رحمن نہ شوے دے، زمونزہ دا سوچ وو چھی کلہ د اللہ تعالیٰ د ا پاک
آیا تونہ شروع شو نود دے لاندی بہ چھی کوم بجٹ پیش کیری نو ہغہ بہ ہم د قرآن
او د پیغمبر ﷺ د اصولو لاندی بہ پیش شی۔ زہ صرف دا خبرہ کوم چھی دے بجٹ
کبھی 10% اضافہ شوے دے د ملازمینو د پارہ، نو پہ 10% باندی چھی تہ سوچ
او کھی، ما حساب کتاب کرے دے، د او رو دا ورہ تھیلہ پرے نہ کیری، دا زمونزہ
د دے لاندی طبقی سرہ انتہائی زیاتے دے۔ کہ د تعلیم خبرہ تہ کوئی او تہ دا
وائی چھی ما دومرہ ترقی کرے دے، زہ پخپلہ د خپلی علاقہ سکولونو کبھی گرخم،

دوئ دا دعویٰ کړې وه چې مونږ به چالیس وړو له یو استاد ورکوو خو زما په علاقه کښې د نهم د لسم هلکانو کلاس ته چې زه ورغله یم نو هغلته 90 واړه ناست دی او هغه هم په زمکه ناست دی۔ دے آواز کوی، تیر چې کوم بچتونه پیش شوی دی چې ما دومره په فرنیچرو خرچ کړې، دومره ما دا او کړل، دومره ما دا او کړل، زموږ په هغه کلاس روم کښې د استاد د تیچنگ ځانې نشته چې وړو له سبق ورکړی، چې زموږ د تعلیم د دې صوبې دا حال دے نو مونږ به وړاندې نوره څه ترقی او کړو؟ او دا خبره پکښې هم شوې وه په ستارټ کښې د دواړو پارټو اشتراک حکومت کښې چې مونږ به یکساں تعلیمی نظام راولو، یکساں تعلیمی نظام خودا وو چې زما د کینټ او زما د ممبرانو بچوپه پرائیویټ سکولونو کښې سبق نه وئیلې، هم په دغه سکولونو کښې ئے سبق وئیلې وې نو نن به شاید چې دا بجه داسې نه وے۔ چې د تعلیم دا حال دے نو ما ته، زه په 1993 کښې 1994 کښې ممبر ووم نو ما ته به په کال کښې پچاس ساته پرائمری سکولونه را کړلې کیدل خپلې حلقې ته، صوبائی حلقې ته، نن دا پوزیشن دے چې دویم کال دے ما ته یو پرائمری سکول را کړلې کیري۔ آواز کیري، وائی چې بهی مونږ به ماشومانو ته دا وایو چې هغوی بی تعلیمه پاتې نشی او داخلي له راشی، تا سره سکول کښې ځانې نشته، ته هغوی له سکول نشې ورکولے، 1993 ته گوره او 2014 ته گوره او 2015 ته گوره، پاپولیشن څومره زیات شومے دے، آبادی څومره سیوا شوې ده؟ جناب سپیکر صاحب! مونږ له په دې باندي غور پکار دے۔ زه په لنډو راځمه، دلته د انگریز د دور نه واخله یو ایل آر ایچ هسپتال دے د هیلته په باره کښې، بیا شیرپاؤ هسپتال جوړ شو 1974 کښې او د هغې نه پس بیا حیات آباد میډیکل کمپلیکس جوړ شو خو پاپولیشن څومره دے ته او گوره، آبادی ته او گوره چې څومره زیاته شوه، د 1974، 1975 نه گوره پاپولیشن څومره زیات شومے دے چې هر هسپتال له چې ورشې، چا ته د بنیادمو لار نه ملاویري، په وارډ کښې Bed نشته، په ستور کښې دوائی نشته، د دیهاتو به څه حال وی؟ که ته زما بی ایچ یو، آرایچ سی ته راشې، د هغې حالات به او گورې، نن سبا په دې صوبه کښې چې کوم حالات دی دامن و امان، روزانه هغه بیماران په هغه هسپتالونو کښې نه ځانیري نو چې کوم بفرض مهال هغه

بیماری دی، د ہغی بہ خہ حالات وی؟ زما دا درخواست دے چہی دا حکومت د پہ سنجیدگی سرہ سوچ او کری، پہ دہی د ممبران نہ خوشحالوی، پہ دہی د قوم خوشحالہ کری چہی دہی صوبہ کبہی پہ ایجوکیشن باندہی، پہ تعلیم باندہی زما دا حالات دی، پورہ سب ڈویژن دے، زما حلقہ پورہ سب ڈویژن دے، پہ ہغی کبہی د جینکو ڈگری کالج د سرہ شتہ نہ او ہغہ بہ د چکدرہی نہ خہی تیمرگری تہ بہ زما ماشومہ خہ داخلی لہ او کہ د چا سرہ پیسہی وی جو پیسنور تہ بہ راخی، دا زما حالت دے او زما وزیر خزانہ صاحب تہ ستاسو پہ تھرو دا درخواست دے چہی تہ خو زما گاونڈی ئی او خدائے پاک پروردگار د گاونڈی پہ گاونڈی باندہی خومرہ خپل حق دغہ کرے دے، خدائے پاک وائی کہ بفرض مہال ما گاونڈی نور ڈیر مخکبہی کرو کیدہی شی ہغہ درسہ جائیداد کبہی شریک شی، پہ میراث کبہی شریک شی، نو تہ خپلی حلقہی تہ او گورہ چہی تا تلاش بائی پاس ور کرے دے، تہ چکدرہی بائی پاس کم از کم چہی ہغی کبہی سحر کبہی پہ گھنتو گھنتو تریفک بند وی، د چکدرہی بائی پاس تا تہ پہ نظر نہ راتلو، ستا پرہی لار دہ؟ تا تہ تلاش غورہ دے پہ چکدرہی باندہی ہم تہ پاس کیہی کنہ؟ یوؤلس کلومیترہ ہتخیلہ دہ او ہغلتنہ چہی کوم تریفک دے، کومہ مسئلہ دہ، تہ پرہی روزانہ خہی او راخی، زما د ملاکنڈ ڈویژن ممبران او دا وزیران صاحبان پرہی روزانہ خہی او راخی، تا تہ ہغہ پہ نظر نہ راخی چہی بائی پاس پکار دے؟ جناب سپیکر صاحب! زہ کہ دا خبرہ او کرمہ چہی دا بجت چہی کوم دے، ما کت موشنز پیش کری دی، زہ بہ ٹائم پہ ٹائم تاسو تہ او دہی ایوان تہ او تاسو تہ بہ گزارش پیش کوم، دا دریم کال، دریم بجت دے چہی درہی حلقہی برہ دہی، لاندہی خلور حلقہی دی، پہ خلورمہ کبہی یوزہ راغلم او زما Gateway دے، زہ بہ تا تہ پورہ حساب کتاب د دوئی د انصاف او د قرآن او پہ تلہ باندہی چہی کوم شے پیش کرے دے، کوم بجت پیش کرے دے، کم از کم چہی وائی یو خہ او کوی بل خہ، د دہی نہ پس ما تہ بل لفظ نہ راخی، د دہی الفاظو سرہ ڈیرہ ڈیرہ مہربانی۔

جناب سپیکر: سکندر خان!

جناب سکندر حیات خان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے 16-2015 کے بجٹ کے اوپر بات کرنے کا موقع دیا، لگتا ہے کہ مظفر سید صاحب نے اپنا پہلا بجٹ پیش

کیا ہے، اس کے اوپر تو میں ان کو مبارکباد بھی پیش کرتا ہوں لیکن ساتھ میں میرے خیال میں انہوں نے کوئی منت بھی مانگی ہوئی تھی کہ پہلے دن سے ہی روزہ آگیا ہے تو وہ ہم جو بھڑاس نکالنا چاہ رہے تھے ان کے اوپر، شاید اس میں تھوڑی بہت ان کی بچت ہو جائے کہ رمضان کی وجہ سے وہ باتیں شاید ان کو نہ سننی پڑیں، جو اگر رمضان نہ ہوتا تو شاید وہ ہوتا، ان کی منت کام آگئی ہے۔ جناب سپیکر! بجٹ پارلیمنٹری سیشن کا میری نظر میں سب سے اہم اجلاس ہوتا ہے اور حکومتی اراکین کیلئے بھی اور اپوزیشن کیلئے بھی اس کی اپنی ایک اہمیت ہوتی ہے۔ ایک تو چونکہ وسائل ہمارے صوبے کے ہیں، پورے سال کا نیا ڈائریکشن دینا ہوتا ہے تو اس میں یہ سب ممبران کے اوپر میرے خیال میں ایک لازمی ذمہ داری ہے کہ وہ اس میں حصہ لیں اور اپنا Input ڈالیں۔ جناب سپیکر! میں یہاں یہ یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ چونکہ یہ صوبہ ہم سب کا ہے اور اس کے وسائل، اس کی ترقی اور اس کی خوشحالی کے ساتھ ہم سب جڑے ہوئے ہیں، تو اگر اس میں ہم کچھ تنقید کریں، کچھ اپنی تجاویز دیں تو اس کو ایک اچھے انداز میں لینا چاہیے، اس کو تنقید برائے تنقید کے حوالے سے نہیں لینا چاہیے بلکہ تنقید برائے اصلاح کے حوالے سے لینا چاہیے۔ جناب سپیکر! پچھلے سال بھی جب میں نے بجٹ کے اوپر تقریر کی تھی تو چند Trends کی طرف میں نے اشارہ کیا تھا، میری توقع یہ تھی کہ حکومت کم از کم اس طرف تھوڑی نظر ڈالے گی اور ان Trends کو، چونکہ وہ Trends میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہم سب کے خلاف ہیں، اس کو کم کرنے کی کوشش کرے گی مگر سپیکر صاحب! مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج بھی وہ غلطیاں دہرائی گئی ہیں جو کہ پچھلے کئی Budgets میں دہرائی گئی ہیں۔ جناب سپیکر! ایک میرا اشارہ جو ہم ایک ضد پکڑتے ہیں کہ جی ہم نے ہر صورت میں اس کو ایک بیلنس بجٹ دکھانا ہے اور جو حقیقت ہے، اس کو ایک لحاظ سے چھپانا ہے، وہ چیز اس بجٹ میں بھی بالکل واضح ہے۔ جناب سپیکر! میں شروع چند ٹیکنیکل پوائنٹس سے کرتا ہوں اور اس کے بعد کچھ جنرل پوائنٹس پر بات کروں گا اور پھر کچھ تھوڑی بہت میں فیڈرل بجٹ کے اوپر بھی بات کروں گا کیونکہ 80% سے زیادہ ہمارا Dependence فیڈرل بجٹ کے اوپر ہے تو اس کے اوپر بھی تھوڑی بات میں ادھر کرنا چاہوں گا لیکن سب سے پہلے سپیکر صاحب! میں، جو کہ میری نظر میں یہ ایک Deficit Budget ہے، تو میں وہ آپ کے پیش نظر کرتا ہوں۔ پچھلے سال بھی ہم نے کہا تھا کہ Deficit ہے اور وہ ثابت بھی ہوا، اس سال پھر اگر آپ دیکھیں جناب سپیکر! وائٹ پیپر کا جو پہلا

General abstract کا صفحہ ہے جس میں General abstract of revenue and expenditure 2015-2016 دیا گیا ہے، اگر آپ اس کو اٹھائیں تو اس میں سب سے ایک بڑا Chunk arrears of Net Hydel Profit 51 بلین کا دکھایا گیا ہے جناب سپیکر، اب جناب سپیکر! یہ آپ کو بھی پتہ ہے، یہ مجھے بھی پتہ ہے کہ یہ 51 بلین ہمیں نہیں ملنے ہیں اس سال، تو جب اگر اس کو ہم Reflect کریں گے تو مطلب یہ ایک لحاظ سے تو Straightaway جو Deficit کا وہ ہے، وہ اس طرف چلا جاتا ہے جناب سپیکر۔ پھر ساتھ میں جناب سپیکر! نیٹ ہائیڈل پرافٹ جو ہے، وہ 17 ارب دکھایا گیا ہے جبکہ آپ کو بھی پتہ ہے، مجھے بھی پتہ ہے کہ یقین دہانیوں کے باوجود فیڈرل گورنمنٹ نے ابھی تک Written میں ہمیں کوئی یقین دہانی نہیں دی کہ ہمیں یہ 17 ارب ملیں گے، تو پھر جو حقیقت ہے، وہ یہی ہے کہ اس دفعہ بھی چھ ارب ہی ملیں گے، تو اس حوالے سے 11 ارب کا ادھر وہ آجاتا ہے تو جناب سپیکر!

62 plus 51۔ پھر جناب سپیکر! Incentive on Surplus Cash Balance، جناب سپیکر! جہاں تک میں سمجھتا ہوں اس کو، تو یہ تو آپ کو تب ملیں گے جب سال کے آخر میں آپ کا کیش سرپلس رہے گا وہاں پہ تو تب آپ کو یہ پیسے ملیں گے۔ ابھی سے اگر آپ یہ Presume کر رہے ہیں کہ جی ہمارا کیش سرپلس رہے گا اور اس وجہ سے ہمیں یہ دو ارب ملیں گے تو اس کا یا تو یہ مطلب ہے کہ آپ پھر سے ترقیاتی بجٹ خرچ نہیں کرنا چاہ رہے ہیں اور ابھی سے آپ کے ارادے یہ ہیں کہ جی ہم نے ترقیاتی بجٹ خرچ نہیں کرنا تو اسی لئے یہ Presume کر رہے ہیں کہ جی یہ دو ارب روپے بھی ہمیں ملیں گے۔ جناب سپیکر! اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی Deficit کا حصہ ہے اور اس سے 64 بلین بن جاتا ہے جناب سپیکر۔ پھر جناب سپیکر! Recoveries of Investment of Hydel Development Fund، اس میں 15 ارب روپے دکھائے گئے ہیں جناب سپیکر، اب جناب سپیکر! ایک سال میں تو 15 ارب روپے کا کسی انویسٹمنٹ سے آنا وہ تو سمجھ سے بالاتر ہے، یا تو اس کا یہ مطلب ہے کہ ہائیڈل ڈیولپمنٹ فنڈ جو ہے، اس کو آپ بجٹ کا حصہ بنا رہے ہیں اور اس کو آپ ڈیولپمنٹ بجٹ میں استعمال کر رہے ہیں Instead of the Hydel Projects، تو اس چیز کو یہاں پہ Reflect کیا گیا ہے اور اس حوالے سے میں بھی یہ سمجھتا ہوں کہ یہ زیادتی بھی ہے اور اس حوالے سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ 15 ارب کا

یہ بھی Deficit ہے، تو 15 plus 164 گر کریں جناب سپیکر! تو یہ بن جاتا ہے 79 بلین۔ پھر جناب سپیکر! یہ ”Financing from Past Savings“ جناب سپیکر! یہ پھر ایک حوالے سے 14 ارب روپے کا جو ہے، یہ بھی ایک Gap ہے اور Financing جب ہوگی تو اس کا یہ مطلب ہے کہ You are either borrowing or you are going to get from a lending وہ لیں گے تو 14 کا یہ، تو یہ 93 بلین کا Deficit آ جاتا ہے۔ جناب سپیکر! This is more than 20 % of the Budget، اگر آپ کے پاس 20 % of the Budget موجود ہی نہیں ہے جناب سپیکر! تو پھر ہم کس لئے یہاں پر بیٹھے ہیں اور کس لئے لوگوں کا ٹائم ضائع کر رہے ہیں اور کس لئے وہ کر رہے ہیں؟ Janab Speaker! We have to take a realistic approach، جناب سپیکر! اگر ہم Realistic approach لیں گے تو پھر اس مسئلے کا حل بھی نکلے گا، وہ والی بات ہے جی کہ جب ڈاکٹر مرض کی تشخیص کرے گا تو اس کا علاج بھی ہوگا، جب آپ مرض کی تشخیص ہی نہیں کرنا چاہتے، جب آپ اس کو چھپانا چاہتے ہیں تو جناب سپیکر! پھر اس کا حل کیا نکلے گا، اس کا علاج کیا ہوگا جناب سپیکر! اسی طریقے سے جناب سپیکر! Provincial own receipts اس دفعہ 37 بلین دکھائے گئے ہیں کہ وہ ٹارگٹ رکھا گیا ہے، اگر آپ پچھلے سال کا بھی دیکھیں جناب سپیکر! تو وہ تقریباً 13 کا ٹارگٹ رکھا گیا تھا اور 15 Achieve کیا گیا تھا، جناب سپیکر! اب 15 سے ایک دم 37 پہ جانا، It is too ambitious target، I feel کہ یہ اس لحاظ سے Achieve نہیں ہو سکے گا And this will further Deficit ہے اس کو بڑھائے گا جناب سپیکر۔ تو اس حوالے سے جناب سپیکر! بجٹ، I turned this budget deficit اس لحاظ سے اور میری تو یہ توقع تھی کہ چونکہ مظفر سید صاحب کا پہلا بجٹ ہے کہ وہ کم از کم ان چیزوں کا خیال رکھیں گے اور کوشش یہی ہوگی کہ ایک نئے سوچ کے ساتھ، بڑی ہماری توقعات تھیں ان سے کہ یہ آئیں گے اور ایک نئے اس کے ساتھ اس بجٹ میں وہ لائیں گے لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ پرانا Trend ہی جاری رکھا ہوا ہے جناب سپیکر۔ پھر جناب سپیکر! ایک ان کی اپنی Statement میں مجھے تضاد نظر آ رہا ہے اور وہ یہ ہے جناب سپیکر! کہ بجٹ کی تقریر اگر اٹھائیں اور اس میں صفحہ 18 نکالیں بلکہ صفحہ 17 اگر شروع کریں، یہ Sentence ادھر سے شروع ہوتا ہے، یہ نیٹ ہائیڈل پرافٹ کے بارے میں

ان کی Statement ہے کہ "ستم ظریفی یہ ہے کہ واپڈ اور وفاقی حکومت 6 ارب سالانہ خالص منافع کی رقم بھی طے شدہ شیڈول کے مطابق ادا نہیں کرتے جس کی وجہ سے اس سال جون تک اس مد میں 2 ارب 60 کروڑ روپے کی رقم واپڈ اور وفاقی حکومت کے ذمے واجب الادا ہے" اور اگر ہم وائٹ پیپر کو دیکھیں تو ادھر یہ کہتے ہیں کہ جی یہ ہمیں Receive ہو گئے ہیں جناب سپیکر! تو یہ مجھے سمجھ نہیں آرہی ہے کہ منسٹر صاحب خود اپنی تقریر میں کہتے ہیں کہ جی اس میں پورے Receive نہیں ہوئے، ادھر وائٹ پیپر میں کہتے ہیں کہ جی سارے Receive ہو گئے ہیں۔ جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ بعض اوقات آپ کو اپنا Claim رکھنے کیلئے دکھانا پڑتا ہے لیکن اس کو آپ علیحدہ کر کے دکھائیں کہ جی یہ ہمارا Claim ہے، آپ اس کو Main اس کا Part نہ بنائیں کیونکہ اس سے آپ کے اپنے فلگز سارے خراب ہو جاتے ہیں۔ جناب سپیکر! آپ کہیں اس میں، کلیئر کہیں کہ جی یہ ہمارا Claim ہے لیکن اتنا ہمیں ابھی تک Receive ہوا ہے تو اس سے آپ کا کس بھی مضبوط ہوگا، اس سے تو آپ کا اپنا کس جو ہے وہ اس حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ کمزور ہو جاتا ہے۔ جناب سپیکر! اسی طریقے سے اگر آپ دیکھیں تو 84% ہم Depend کرتے ہیں فیڈرل گورنمنٹ کے اوپر اور اگر وائٹ پیپر کے Page one کو آپ دیکھ لیں تو ادھر یہ کہتے ہیں کہ

“Federal resource transfers comprise Shared taxes, Staright : Transfers and Other grants including NHP and arrears which make up a major chunk of receipts of the Province. These transfers constitute 84.4% of the total General Revenue Receipts of the Province” 84% سے زیادہ کا وہ ہوا تو ایک تو یہاں پر ایک پر اہم یہ ہے کہ مطلب یہ ہے کہ ہم نے اپنا Resource base widen کرنا ہے کیونکہ اگر ہمارا Dependence ادھر رہے گا تو پھر ہمارے بہت سے مسائل جو ہیں، وہ اس کے ساتھ جڑے رہیں گے جناب سپیکر! لیکن دوسری جگہ جناب سپیکر! یہ بھی ایک وہ ہے کہ یہ آگے جا کر پھر خود ہی کہتے ہیں،

This is on page 3: “Historically the actual funds transferred to Khyber Pakhtunkhwa each year have been less than the share. The trend over the last ten years is given below” اور اس میں پھر بتایا گیا ہے کہ جتنے بتائے گئے ہیں، اس سے کم ہمیں پیسے ملے ہیں تو اس کا یہ مطلب ہے جناب سپیکر! کہ جو 93 (ملین) کا میں نے Deficit دکھایا، شاید اس سے بھی یہ بڑھ جائے اور

چونکہ یہ خود ایڈمٹ کرتے ہیں کہ دس سال سے ہمیں جو انہوں نے Reflect کئے ہیں، اس سے کم ہی پیسے ملے ہیں جناب سپیکر۔ پھر جناب سپیکر! ٹیکسز ہیں اور Own receipts ہیں، اس پر بھی سمجھتا ہوں کہ بعض ٹارگٹس جو ہیں، وہ Ambitious رکھے گئے ہیں، جیسے میں آپ کو Tax on Agriculture کا ہوں گا، بالکل Tax on Agriculture ہونا چاہیے لیکن آپ کے پچھلے سال کا جو ٹارگٹ تھا، وہ 79 ملین اور وہ 79 ملین آپ کا Achieve ہوا، اس سال آپ نے ایک بلین رکھ دیا۔ اب جناب سپیکر! مجھے یہ سمجھائیں کہ 79 ملین سے ایک دم ایک بلین پر پہنچنا تو یہ کس طرح ہو گا اور اس کیلئے کیا کرنا پڑے گا جناب سپیکر؟ تو یہ بھی مجھے Ambitious target اس لحاظ سے نظر آ رہا ہے جناب سپیکر۔ پھر جناب سپیکر! میں نے پچھلی دفعہ بھی اس طرف وہ کیا تھا، اشارہ کیا تھا اور اس سال بھی وائٹ پیپر میں جو کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ نے ایشو کیا ہے، اس طرف انہوں نے اشارہ بھی کیا ہے، Page 19 پر یہ کہتے ہیں کہ جی “The operational budget for maintaining the existing service delivery network (like provision for medicines, classroom consumables, repairs, agriculture inputs, utilities etc) is declining in real terms while the salary and pension liabilities are rising at an alarming rate”۔ جناب سپیکر! یہ جملہ جو ہے پچھلے چھ بجٹس سے یہ وائٹ پیپر کا حصہ ہوتا ہے اور جناب سپیکر! ٹھیک ہے ہم نشاندہی تو کر رہے ہیں کہ جی یہ ایک بہت مسئلہ ہے اور ہماری جو سیلریز، بلز اور وہ جو ہیں وہ بڑھ رہے ہیں اور اس طریقے سے ہمارے باقی جو ریورسز ہیں، وہ اس طریقے سے نہیں بڑھ رہے ہیں لیکن جناب سپیکر! اس کیلئے پھر ہم نے کیا کیا ہے؟ چاہیے تھا کہ وہ کر لیتے لیکن اس کیلئے کوئی طریقہ نکالنا چاہیے جناب سپیکر، پچھلے سال بھی میں نے یہ پوائنٹ آؤٹ کیا تھا لیکن مجھے اس سال بھی اس میں کوئی فرق نظر نہیں آیا جناب سپیکر۔ ساتھ ہی ساتھ جناب سپیکر! ایک اور جو مجھے تھوڑا وہ لگا ہے، وہ یہ ہے جناب سپیکر! کہ اگر ہم فنانس منسٹر صاحب کی تقریر کو دیکھیں تو وہ کہتے ہیں کہ جی ہم نے تنخواہیں دس پرسنٹ بڑھائی ہیں جبکہ فیڈرل بجٹ میں اس سے کم بڑھی ہیں، ادھر زیادہ بڑھی ہیں، بڑی اچھی بات ہے دس پرسنٹ، میرا تو اپنا وہ یہ ہے کہ اس سے بھی زیادہ ہونا چاہیے تھیں لیکن ٹھیک ہے دس پرسنٹ پہ بھی ہم خوش ہیں کہ چلیں کچھ نہ کچھ تو سرکاری ملازمین کا ہوا لیکن جناب سپیکر! جب وائٹ پیپر میں جو Reflect کئے گئے ہیں تو ادھر یہ پھر بیس پرسنٹ دکھاتے ہیں۔ جناب سپیکر! یہ Page 19 پہ سیلریز کا یہ دکھاتے ہیں کہ

جی اس دفعہ تقریباً جو ٹوٹل سیلری پراونشل اور ڈسٹرکٹ کو اگر آپ ملائیں تو 175 ارب روپے بنیں گے،
 Announcement Janab Speaker! It is very major jump اور جناب سپیکر! It
 10% increase کا ہے لیکن اگر آپ ادھر دیکھیں، ان کے وائٹ پیپر میں یہ خود کہتے ہیں کہ جی It
 will be 20.1% increase، تو جناب سپیکر! یہ بھی اگر یہ Explain کریں کہ بجٹ تقریر میں تو
 انہوں نے 10% کا وہ کیا ہے، اگر انہوں نے 20% کر دی ہے سرکاری ملازمین کی تنخواہ، بالکل ہم
 Appreciate کریں گے لیکن یہ یہ بتادیں کہ کیوں اتنا فرق آیا ہے جناب سپیکر؟ ساتھ ہی جناب سپیکر!
 ہمارے کچھ چیلنجز بھی ہیں، جناب سپیکر! اور اگر ہم نے اپنی اکانومی ٹھیک کرنی ہے تو ان چیلنجز کو ایڈریس
 کرنا پڑے گا۔ ایک تو اگر ہم دیکھیں جناب سپیکر! ٹیر رازم، لاء اینڈ آرڈر، Natural calamities پچھلے
 کئی سالوں سے ہمارے صوبے کو بالکل اس نے جکڑا ہوا ہے اور اس کی وجہ سے ہماری معیشت، ہمارا
 انفراسٹرکچر تباہ ہو گیا ہے جناب سپیکر! لیکن ساتھ ہی ساتھ اگر ہم دیکھیں تو ہم ایک اور Vicious
 circle میں، جس میں ہماری Per capita income growth ہے، وہ پورے ملک سے کم ہے،
 پاپولیشن گروتھ ریٹ سب سے زیادہ ہے، 39% Poverty rate سارے ملک سے زیادہ ہے،
 Unemployment rate سب سے زیادہ ہے، تو جناب سپیکر! ہم دونوں اطراف سے ایک مشکل اس
 میں پڑے ہوئے ہیں اور یہ ایک بہت بڑا چیلنج ہے جس سے جب تک ہم نکلیں گے نہیں تو ہماری جو
 Investment climate ہے، وہ ادھر بہتر نہیں ہوگی اور جب Investment climate آپ کی
 بہتر نہیں ہوگی تو آپ کی اکانومی اس لحاظ سے بہتر نہیں ہوگی، آپ کی جو Per capita income ہے، وہ
 اس لحاظ سے Increase نہیں ہوگی۔ یہاں پہ تھوڑا فیڈرل کے بارے میں بھی یہ کہہ دوں کہ عجیب بات
 ہے کہ ہم جب اکنامک سروے آف پاکستان اٹھاتے ہیں جناب سپیکر! تو اس میں ڈار صاحب بڑے فخر یہ
 اعلان کرتے ہیں کہ جی "Per Capita Income in dollar terms registered has significant growth of 9.25 percent in 2014-15, as compared to 3.83 percent last year .The per capita income in dollar terms has reached to 1512 dollars in 2014-15" Average ہوگا
 لیکن میں آپ کی وساطت سے فیڈرل گورنمنٹ سے بھی پوچھنا چاہتا ہوں، فنانس ڈویژن سے بھی یہ پوچھنا

چاہتا ہوں کہ وہ اس کا Break up یہ دے دیں کہ جی Province wise break up دے دیں کہ کونسے پرائونس میں Per capita income زیادہ ہوئی ہے اور کونسے پرائونس میں کتنی کتنی ہوئی ہے؟ مجھے یہ یقین ہے کہ ہماری اور بلوچستان کی سب سے کم ہوگی۔ جناب سپیکر! صرف اس فکر کے دینے سے کہ جی بارہ پندرہ ڈالر یہ ہماری Per capita income پہنچ گئی ہے، اس سے ترقی کا اندازہ نہیں ہو سکتا بلکہ میں کہتا ہوں کہ Disparity، آپ اگر دیکھیں تو Disparity اس سے بڑھی ہے اور خصوصاً چھوٹے صوبے اور خصوصاً ہمارا صوبہ، فائنا اور بلوچستان جو ہے، وہ اس سے زیادہ Suffer کر رہے ہیں، ان کو چاہیے کہ ادھر زیادہ توجہ دیں کیونکہ یہاں پہ ہم نے بہت Suffer کیا ہے اور ہماری یہاں پہ معیشت دن بدن خراب ہوتی جا رہی ہے، ہمیں نظر نہیں آرہا کہ Per capita income میں کیا فرق اس لحاظ سے آیا ہے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! ایک جو Terrorism Endowment Fund کا اعلان کیا گیا ہے، اس کو ہم ویکلم کرتے ہیں، جناب سپیکر! اس کیلئے 200 ملین میرے خیال میں پہلے اس میں رکھے گئے ہیں، ایک تو ہماری یہ درخواست ہوگی کہ اس کو جتنا جلدی فنکشنل بنا سکیں، اس کو بنائیں کیونکہ یہ اس صوبے کی ایک ضرورت ہے، اس میں وہ خاندان، وہ لوگ جو کہ دہشتگردی کا شکار رہے ہیں، ان کو ایک Permanent مدد ملے گی اور اس حوالے سے اس چیز کو Appreciate کرتے ہیں اور یہ کئی سالوں سے ہماری یہ ڈیمانڈ ہی تھی اور اس حوالے سے ہم اس کو Appreciate کرتے ہیں کیونکہ انہوں نے بار بار مختلف فورمز پہ اس بات کیلئے بات اٹھائی تھی لیکن یہ کہ اس کو اب آپریشنل بھی کرنا چاہیے جناب سپیکر! اب اس میں نہیں پڑنا چاہیے کہ اس کے رولز جو ہیں، وہ چھ مہینے بعد یا سال بعد بنیں گے، اس کو جتنا جلدی ہو سکے And this will be an achievement جس سے ایک اچھا میج جائے گا لوگوں کے پاس جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! ساتھ ہی ساتھ ایجوکیشن اور ہیلتھ کے سیکٹرز میں بھی وہ کوئی بہت بڑی تبدیلی ہمیں نظر نہیں آئی، بلکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ چند ایک بعض جگہوں میں خرابیاں زیادہ ہوئی ہیں بہتر ہونے کی بجائے اور دن بدن اس سے ہم Suffer کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر! اب تک جو نتائج سامنے آنے چاہئے تھے، وہ نتائج اس کے ہاتھ سے جس کو بندہ Tangible نتائج کہہ سکے، جس کو بندہ Tangible achievements کہہ سکے، وہ سامنے نہیں آئے ہیں اور اس وجہ سے لوگوں میں دن بدن مایوسی بڑھ رہی ہے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! تھوڑا

بہت فیڈرل بجٹ پہ بھی، ایک تو جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے صوبے کے ساتھ اور خصوصاً سارے چھوٹے صوبوں کے ساتھ یہ ایک زیادتی ہوئی ہے کہ جی این ایف سی کا ایوارڈ ٹائم پہ نہیں ہوا، یہ چاہیے تھا کہ یہ اس بجٹ سے پہلے ہو جاتا تو اس سے چھوٹے صوبوں کو فائدہ پہنچتا تھا اور جتنا یہ Delay ہوگا، اس سے ایک صوبے کو فائدہ پہنچتا رہے گا اور چھوٹے صوبوں کو نقصان اس سے ملتا رہے گا، ساتھ ہی ساتھ میں یہ بھی سمجھتا ہوں جناب سپیکر! کہ اب ہمیں، کیونکہ یہ ایک وہ تھا جی کہ پہلے Population sole criterion ہو کر تھی، اب اس میں چونکہ اور Criteria آگئے ہیں تو اب ہمیں Raised criteria کو اور بڑھانے کیلئے کوشش کرنی چاہیے اور اس میں خصوصاً میں اپنے صوبے کے حوالے سے کہوں گا کہ اگر ہم انرجی رییسورس پروڈکشن کو بھی اس میں شامل کر لیں کیونکہ اگر آپ ساری دنیا میں دیکھیں جن کے پاس انرجی ہے، انرجی رییسورسز ہیں، وہاں پہ ترقی ہوتی ہے، وہاں پہ انڈسٹری لگتی ہے، وہاں پہ روزگار لوگوں کو ملتا ہے، وہاں پہ ان کا انفراسٹرکچر ڈیولپ ہوتا ہے اور وہ ملک ترقی کرتا ہے، جو ممالک Energy deficient ہوتے ہیں، وہاں پہ اس لحاظ سے گروتھ 'شو' ہوتی ہے، وہاں پہ ترقی کم ہوتی ہے۔ ہمارا صوبہ بد قسمتی سے انرجی میں خود کفیل ہے، بلکہ اپنی ضرورت سے زیادہ انرجی پیدا کرتا ہے لیکن اگر ہم دیکھیں کہ اس کا جو Benefit ہمیں ملنا چاہیے، وہ باقی صوبے اٹھا رہے ہیں، بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ ایک بڑا صوبہ جو ہے وہ اٹھا رہا ہے اور جو اس کے اثرات ہمیں ملنے چاہئے تھے، وہ ہمیں نہیں مل رہیں تو اس حوالے سے ہمیں یہ Stress کرنا چاہیے کہ Energy resource production should be a part of the NFC جس سے ہمارے صوبے کو فائدہ پہنچے گا، بلکہ میں تو سمجھتا ہوں کہ اس سے باقی چھوٹے صوبوں کو بھی اس سے فائدہ پہنچے گا اور اس سے ترقی کے مواقع پیدا ہوں گے جناب سپیکر۔ ساتھ ہی ساتھ جناب سپیکر! فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے جو پی ایس ڈی پی میں انہوں نے ہائیڈل سیکٹر کیلئے پیسے رکھے بھی ہیں تو اگر ہم دیکھیں تو اس میں زیادہ پیسے جو ہیں وہ اور جگہوں کیلئے، ہمارے صوبے کیلئے اس لحاظ سے کم شیئر رکھا گیا ہے، بلکہ اس طرف توجہ ہی نہیں دی گئی۔ میں تو بعض اوقات یہ سمجھتا ہوں کہ چونکہ ہائیڈل اور پھر خاصکر ہائیڈل میں ہمارے پاس رییسورسز ہیں تو اس کو قصداً عمدہ Ignore کیا جاتا ہے کیونکہ اس سے ہمارے صوبے کی اور فائنا کی ترقی ہوگی، زیادہ توجہ یا Coal based یا Thermal based power projects پر دی

جاتی ہے اور جو رزاں اور سستی بجلی اور اچھی بجلی اور جس کو آپ Environment friendly بجلی کہہ سکتے ہیں، اس کے اوپر اس لحاظ سے توجہ نہیں دی جاتی اور یہ ہمارے ساتھ کئی سالوں سے فیڈرل گورنمنٹ کی ایک میں کہوں گا کہ زیادتی جو ہے، وہ ہمارے ساتھ کی جا رہی ہے اور اس حوالے سے چاہیے تو یہ تھا کہ اس میں ہمارے صوبے کیلئے زیادہ یہ ریسورس رکھتے۔ پھر جناب سپیکر! میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ چونکہ ٹیر رازم کی وجہ سے جو ہمارے صوبے کے حالات ہیں، اس میں فائنانس بھی زیادہ Suffer کیا ہے اور ایک حوالے سے میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ فائنانس جو مستقبل ہے، وہ ایک ٹیسٹ کیس ہے کہ ہم کہہ سکیں گے کہ واقعی ایک پالیسی یا Paradigm shift جس کو کہا جا رہا تھا کہ آگئی ہے، Paradigm shift تہجی ہوگی جب فائنانس کے بارے میں ایک واضح پالیسی اختیار کی جائے گی، میں سمجھتا ہوں کہ As a first step ہمیں بھی یہ بات اٹھانی چاہیے کیونکہ اس کے اثرات ہمارے اوپر بھی ہوتے ہیں کہ بھی آپ این ایف سی میں بھی فائنانس کو Include کریں And make it a part of the NFC award تو اس سے وہاں کی ایک تو Resource space بھی زیادہ ہوگی اور وہاں پہ لوگوں کی ایک Say اس میں پیدا ہوگی تو یہ ایک ہمیں بھی ڈیمانڈ کرنی چاہیے۔ جناب سپیکر! پھر ساتھ میں میں چاہتا ہوں پاکستان اکنامک کارڈور کے بارے میں بھی یہ کہوں گا کہ جناب سپیکر! اس میں بھی اس لحاظ سے جو ہمیں Assurances دی گئی تھیں، جس طریقے سے بات کی گئی تھی، وہ In money terms, in allocation terms، وہ چیز نظر نہیں آرہی جناب سپیکر اور یہ جناب سپیکر! میں کہوں گا کہ ایک بد قسمتی اس حوالے سے ہے کہ یہ اگر کامیاب ہو سکتا ہے، یہ کارڈور تو پختونوں کے جوڑنے سے، ان کو آپس میں ملانے سے اور ان کے علاوہ کامیاب نہیں ہو سکتا، یہ پختونوں کو جوڑنے کا منصوبہ ہوتا، فائنانس کے پی کے اور دیگر پختونوں کو اس کے ذریعے جوڑا جاتا، یہ Trade hub تب بننا تھا لیکن اگر آپ اس کو توجہ نہیں دیں گے اور اس کے علاوہ باقی روٹس کو توجہ دیں گے تو وہ Trade hub جس کا بعض لوگوں کا اسلام آباد میں خیال ہے، وہ بن جائے گا پنجاب، وہ اس لحاظ سے نہیں ہو سکے گا، یہ Trade hub تب ہی بنے گا جب آپ ہمارے صوبے کو، فائنانس کو اور بلوچستان کے پختون علاقوں کو اس میں Include کریں گے اور ان کو پورا شیئر دیں گے تب ہی یہ Trade hub بنے گا جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! یہی وجہ ہے کہ چھوٹے صوبے اور خصوصاً پختونوں میں دن بدن Deprivation بڑھ رہی

ہے اور یہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک خطرناک Trend ہے، اس کی طرف ان کو توجہ دینی چاہیے۔ آئین جب اٹھاتے ہیں تو ہمیں کہا جاتا ہے کہ یہ ایک وفاق ہے، پہلی شق آئین کی یہ ہے لیکن جناب سپیکر! عملاً جب دیکھیں تو بطور وفاق اس کو نہیں چلایا جا رہا بلکہ ایک صوبے کی بالادستی ہے اور باقی تین صوبوں کو اس کا Subservient سمجھا جاتا ہے۔ جناب سپیکر! اس حوالے سے ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ یہ اس طریقے سے یہ کام چلے گا نہیں، جناب سپیکر! آپ نے اگر اس ملک کو چلانا ہے، آپ نے اگر اس ملک میں ترقی کرنی ہے، آپ نے اس ملک کی پسماندگی دور کرنی ہے تو پھر اس کو بطور وفاق چلانا ہو گا ورنہ جناب سپیکر! پھر ہم بھی اس کو تیار نہیں ہیں کہ ہم اسی طرح Subservient کسی اور کے نیچے چلتے رہیں جناب سپیکر! یہ نہ صرف ہمارے ساتھ زیادتی ہے بلکہ یہ انتہائی ظلم ہے اور جناب سپیکر! میں اس میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ تھوڑی صوبائی حکومت سے بھی اس میں کوتاہی ہوئی ہے، انہوں نے بھی اس طریقے سے جس طریقے سے اس بات کو اٹھانا چاہیے تھا، جس طریقے سے اس کیس کو Plead کرنا چاہیے تھا، جس طریقے سے Vigorously اس کیلئے آواز اٹھانا چاہیے تھی، وہ چیز انہوں نے نہیں کی۔ چونکہ یہ مسئلہ ہم سب کا مشترکہ مسئلہ ہے، یہ اس صوبے کا مسئلہ ہے، اس صوبے کے ہر ایک بندے کا مسئلہ ہے یہ، اس حوالے سے چاہیے تو یہ تھا کہ یہ سب کو اکٹھا کر اس میں ایک فعال کردار ادا کرتے لیکن وہ فعال کردار ہمیں اس لحاظ سے نظر نہیں آیا، تو جناب سپیکر! میں اپنی باتیں اس پہ ختم کرتا ہوں کہ وفاق سے بھی ہمارا گلہ ہے، صوبے سے بھی اس لحاظ سے کہ وہ جس طریقے سے دیکھ رہے ہیں کہ یہ چیزیں چل رہی ہیں، وہ ہمیں صحیح نظر نہیں آ رہیں جناب سپیکر! اور اس کی وجہ سے مایوسی دن بدن بڑھتی جا رہی ہے جناب سپیکر۔ بہت مہربانی۔

جناب سپیکر: شکر یہ جی۔ آپ اس پہ بات کریں گے، شاہ فرمان!

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی): جی سر۔

جناب سپیکر: جی شاہ فرمان صاحب! ویسے آپ کی توتیاری ٹھیک ہے نا؟

وزیر آبنوشی: جی ہاں۔ شکر یہ جناب سپیکر۔ سب سے پہلے تو سکندر شیر پاؤ صاحب نے جو تقریر کی ہے، بڑے اچھے پوائنٹس اٹھائے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ہاؤس کے اندر تجربہ کار لوگوں کا یہی فائدہ ہوتا ہے کہ وہ چیزوں کی نشاندہی کرتے ہیں اور گورنمنٹ کو اس کے اوپر عمل کرنا چاہیے۔ ہم شکر گزار ہیں سکندر شیر پاؤ

صاحب کے کہ انہوں نے اس کے مطابق جو پوائنٹس اٹھائے ہیں۔ سب سے پہلے جو میں Respond کروں گا کہ ایک ٹیکنکل کونسلر انہوں نے پوچھا ہے، وہ کس طرح؟ 20% salary increase ہو گئی جبکہ 10% ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ جو اپ گریڈیشن ہے، One step upgradation and two step upgradation، اگر اس کو بھی ساتھ شامل کریں، 25% میڈیکل الاؤنس کو بھی اگر آپ Increase میں شامل کر لیں اور اگر آپ جو ایڈہاک ریلیف ہے جو کہ سیلری کا حصہ بنایا گیا ہے، اس کو بھی شامل کر لیں تو یہ تقریباً 20% بنتا ہے، تھوڑا بہت آگے پیچھے ہو لیکن اتنا Vague and fake calculation نہیں ہے۔ جناب سپیکر! جو Deficit budget کا کہا گیا ہے، اس کے اوپر جو فلرز دکھائے گئے ہیں، ان فلرز کے اندر کوئی بھی ایسی چیز نہیں ہے کہ جو ہمارا حق نہیں ہے یا ہم نے کوئی چیز Extra مانگی ہے لیکن سکندر خان صاحب نے خود ہی اپنی تقریر میں اس کا جواب دیا اور جواب یہ دیا کہ ہمیں فیڈرل گورنمنٹ سے وہ چیزیں ملتی نہیں ہیں، تو جناب سپیکر! اس ڈیٹیل میں جانے سے پہلے میں یہ ضرور کہوں گا کہ اگر میرا حق بنتا ہے ایک ہزار روپے اور میں یہی سوچ کے یہ کہوں کہ جی ایک ہزار تو اس نے نہیں دینے تو میں کہوں کہ میرا حق ہے سو روپے، تو یہ تو نہیں ہو سکتا۔ اگر ہم نے کوئی Extra مانگے ہیں، اگر ہم نے کوئی زیادہ مانگے ہیں تو اس حساب سے تو یہ Deficit budget ہو سکتا ہے اور اگر سکندر خان کا یہ خیال ہے کہ یہ چونکہ فیڈرل گورنمنٹ نے نہیں دینے، لہذا ہم نے Show نہیں کرنے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ زیادتی ہے اور وہ Agree کرتے ہیں اس بات کے اوپر کہ ہمیشہ جو فیڈرل گورنمنٹ ہے، وہ خاص کر اس صوبے کے ساتھ زیادتی کر رہی ہے تو اس دفعہ میں امید کرتا ہوں، پچھلی گورنمنٹ کے اندر جناب سپیکر! بہت ساری APCs کے اندر ہم حکومت کے ساتھ بیٹھ گئے اور ہم نے ان کا ساتھ دیا کہ وہ فیڈرل گورنمنٹ سے اس صوبے کے حقوق لے لیں تو اس لحاظ سے تو Deficit budget نہیں ہے لیکن اگر فیڈرل گورنمنٹ کی نیت ٹھیک نہیں ہے تو اس نیت کی بنیاد پر ہم اپنے بجٹ کو Deficit budget نہیں کہہ سکتے، میں اس کے ساتھ متفق نہیں ہوں جناب سپیکر۔ ایک اہم مسئلہ ایجوکیشن کا، جناب سپیکر! تقریباً 98 بلین کا ہے اور 21% بجٹ رکھا گیا ہے پچھلے سال سے، بد قسمتی سے جو سوال اٹھایا گیا کہ جی وہ سلیبس ایک کیوں نہیں ہے؟ تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر گھوسٹ سکولز نہ بنتے، اگر سیاسی بنیادوں کے اوپر سکولز تقسیم

نہ ہوتے اور اگر سفارش کے اوپر اساتذہ بھرتی نہ ہو چکے ہوتے تو میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ حکومت کیلئے یہ مسئلہ اتنا گھمبیر نہ ہوتا، حکومت کی نیت بالکل کلیئر ہے، جناب سپیکر! بجٹ ان کیلئے زیادہ رکھا گیا ہے، سسٹم کے اندر جناب سپیکر! ٹرانسپیرنسی آپ کے سامنے ہے لیکن جو مسئلہ ہے، وہ اتنا گھمبیر ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ ان ٹیچرز کو جن کو میں سمجھتا ہوں کہ سفارش یا کسی اور وجہ سے، میرٹ کے اوپر وہ بھرتی نہیں ہوئے، ان کو اس سٹیج پہ لانا کہ وہ اس سلیبس کو پڑھا سکیں، یہ بھی ایک Hurdle ہے۔ ان کو ٹریننگ دی جا رہی ہے اور یہ بالکل صحیح ہے کہ گورنمنٹ کے جو مسائل ہیں، وہ Improvement کی طرف جناب سپیکر! ہم جا رہے ہیں لیکن دو مسائل، ایک سیاسی بنیادوں کے اوپر تقسیم شدہ سکولز اور بغیر میرٹ کے بھرتی ہونے والے ٹیچرز کو بڑے مسائل ہیں جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ اس کی ریکوری جو ہے اتنی Fast نہیں ہو سکتی، یہ Slow ہو گی لیکن Government is committed۔ اسی طرح جناب سپیکر! ہیلتھ میں 19% Increase ہے، لہذا ہیلتھ اور ایجوکیشن کو جو ہماری Priority ہے، اس کے اوپر کلیئر ہے حکومت کی نیت، اگر کہیں کوئی مسئلہ ہے، کہیں ٹرانسپیرنسی نہیں ہے، کہیں Favoritism ہے، کہیں میرٹ نہیں ہے تو وہ پوائنٹ آؤٹ کیا جاسکتا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس حکومت نے بہت حد تک ان مسائل کے اوپر قابو پا لیا ہے، کم از کم ڈائریکشن اس حکومت نے وہ دی ہے کہ بہت جلد ہیلتھ کیئر کے حوالے سے جو مسائل ہیں، وہ حل ہو جائیں گے۔ جناب سپیکر! بڑی خوشی ہوئی، ایگریکلچر ٹیکس کے بارے میں پوچھا گیا، 79 (ملین) سے ایک بلین تک، تو اگر ٹارگٹ پورا ہو گیا تھا پچھلے سال 79 (ملین) کا تو میں سمجھتا ہوں کہ ایک اندازہ ہوتا ہے حکومت کو کہ وہ ٹارگٹ کتنی آسانی سے پورا ہو گیا اور اگلا ٹارگٹ کتنا آسان ہے لیکن اس کے ساتھ میں یہ ضرور کہوں گا کہ خاص کر یہ جو سولر سسٹم کی وجہ سے اور بہت سارے ایسے Steps ہیں کہ جو ایگریکلچر کے اندر جناب سپیکر! لیے جا رہے ہیں، ہم سمجھتے ہیں کہ ایگریکلچر پر وڈکشن بہت زیادہ ہو جائے گی اور چونکہ ہم ایگریکلچر کو سیریس لے رہے ہیں، بنیادی چیز ہے، تو یہ بھی پورا ہو جائے گا ان شاء اللہ، کوئی مسئلہ نہیں آنا چاہیے اور اگر سکندر خان صاحب Worried ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ مفت میں نہیں ایگریکلچر پر وڈکشن کی زیادتی کی وجہ سے زمینداروں کو بھی کوئی ایشواں کے اندر نہیں ہو گا۔ جو Important بات کی ہے سکندر خان صاحب نے، وہ فیڈرل گورنمنٹ کے حوالے سے ہے، جناب سپیکر! میں پھر سے کہتا ہوں کہ ہم اگر

Depend کرتے ہیں یا ان محاصل کی بنیاد پر ہم اپنا بجٹ بناتے ہیں اور ان کی Approach اس طرف دیکھتے ہیں، ایک بڑا Diligent معاملہ ہے، جناب سپیکر! بڑا سیریس معاملہ بھی ہے، جو پاکستان کے حالات ہیں، جو اس فیڈریشن کے حالات ہیں، اس کے اندر جن کے پاس اختیار ہے، جن کے پاس حکومت ہے مرکز میں، ان کو اس کا احساس ہونا چاہیے۔ اگر صوبے کے حق کی بات کرتے ہیں تو ساتھ ساتھ یہ بھی سوچتے ہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ فیڈریشن کو نقصان ہو، کہیں ایسا نہ ہو لیکن جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم اپنے Right کی بات کریں گے، Identify کریں گے تو اس سے فیڈریشن مضبوط ہوگی، وہ جو کہتے ہیں کہ “Unity through diversity is powerful than unity through infirmity” اگر فیڈریشن ہے تو ہر یونٹ کا اپنا حصہ ہے، اپنا شیئر ہے۔ جناب سپیکر! میں اس ایشو کے اوپر اسلئے بہت زیادہ Touchy ہوں کہ صوبائی حقوق اور پاکستان، مجھے پاکستان عزیز ہے، مجھے فیڈریشن عزیز ہے لیکن اس کی وجہ سے میں اپنے صوبے کے حقوق کیلئے خاموش بھی نہیں رہ سکتا، امریکہ کے اندر Civil war ہوئی ٹیکس کے اوپر، وہ بھی ایک مسئلہ تھا اور لنکن نے کہا کہ “House divided against itself can not stand” وہ بھی صحیح ہے، ہم درمیان میں بھنسنے ہوئے ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ ہماری وجہ سے اس صوبے کی وجہ سے جیسے سکندر خان صاحب نے کہا انرجی ہم پاکستان کیلئے سب سے زیادہ Produce کر رہے ہیں، Clean and Green Power پاکستان کیلئے Produce کر رہے ہیں، 17 ایسے منز لز جو کہ Raw materials ہیں اور ایک نیچرل انڈسٹریل زون ہے جناب سپیکر! کہ جدھر جدھر کرومانٹ ہے، گرینائٹ ہے، ماربل ہے، سرپینٹین ہے، زنک ہے، لیڈ ہے، انٹیمینی ہے، فاسفیٹ ہے، وہاں پر ہائیڈل، نیچرل ہائیڈل پاور سائٹس موجود ہیں، اللہ نے ایک نیچرل انڈسٹریل زون دیا ہے، ہم چاہتے ہیں کہ یہ صوبہ نہیں، یہ پورا پاکستان اس سے فائدہ اٹھائے لیکن یہ ذمہ داری جناب سپیکر! مرکزی حکومت کی ہے، ہم دو تین روپے Per unit، ار تھ ڈے کے اوپر جناب سپیکر! کہا گیا، انوائرنٹل ڈے کے اوپر کہا گیا کہ 2060 تک وہ سارے پراجیکٹس جو Coal کے اوپر چلتے ہیں، ان کو بند کیا جائے، اسلئے کہ ماحول کو اتنا بڑا نقصان پہنچ رہا ہے، جناب سپیکر! اگر اٹھارہ، انیس روپے Per unit پاور جنریشن کی بات ہو رہی ہے اور وہ بھی ماحول کو بھی Pollute کیا جا رہا ہے تو خیمہ پختو نخوا کے اندر اگر دو تین روپے Per unit یا چار روپے

Per unit کلین اینڈ گرین پاور Available ہے، اس کے اندر انویسٹمنٹ کوئی نہیں ہے؟ بڑے اچھے Analysis کئے ہیں سکندر خان صاحب نے فیڈرل گورنمنٹ بجٹ کے اور یہ ان کے اوپر ہے کہ وہ اس صوبے کے لوگوں کیلئے تو درکنار اس پورے پاکستان کیلئے اس صوبے سے کتنا فائدہ اٹھا سکتے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ یہ پاکستان ہے اور یہ فیڈریشن ہے، یہاں پر جو Potential ہے، اگر اس کو نظر انداز کیا گیا تو یہ خیبر پختونخوا کے ساتھ زیادتی نہیں ہے، یہ پورے پاکستان کے ساتھ زیادتی ہے کہ آپ اس Potential سے پورے پاکستان کو محروم کر رہے ہو۔ جناب سپیکر! ہم نے اس بجٹ کے اندر، میں اس بات پہ ختم کرنا چاہتا ہوں کہ جیسے سکندر خان صاحب نے پوائنٹ آؤٹ کیا کہ یہ سارے جو فگرز ہیں، وہ Realistic نہیں ہیں، Realistic تب نہ ہوتے اگر ہمارا حق نہ ہوتا، ہمارا حق ہے اور ہمیں کوئی نہیں دے رہا، اس کی بنیاد پر Deficit نہیں ہے، ہیلتھ اور ایجوکیشن کے اندر ہماری Priority جناب سپیکر! سامنے ہے اور بڑا اچھا نکتہ بھی اٹھایا ہے سکندر خان صاحب نے کہ اگر فیڈرل گورنمنٹ Consider کرے، ہمیں اپنے Rights دیں اور اس صوبے سے پورے پاکستان کیلئے فائدہ اٹھائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ سب کے حق میں ہے۔
شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: عنایت خان!

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔
سب سے پہلے تو میں آپ کی وساطت سے اور میڈیا کی وساطت سے۔۔۔۔۔

جناب بخت بیدار: سپیکر صاحب! پکار وہ چہی دلته د فنانس ڊیپارٹمنٹ نہ شوک ناست وے۔

جناب سپیکر: بالکل ناست دے، ایڈیشنل سپیکر تری فنانس۔ جی جی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): میں آپ کی وساطت سے اور میڈیا کی وساطت سے اپوزیشن کے دوستوں سے اپیل کروں گا کہ وہ ہاؤس کے اندر آجائیں اور جس طرح سکندر خان نے کہا کہ بجٹ فنانشل ایئر کا اور پارلیمنٹ کے کاموں میں سب سے اہم کام ہوتا ہے اور صوبے کے اندر جو ریونیوز ہوتے ہیں، جو آمدن ہوتی ہے اور اس کا جو Expenditure ہوتا ہے، اس کا میزانیہ پیش کیا جاتا ہے، اسلئے اگر اس قسم کے Important

events میں وہ Absent ہوں گے تو وہ اپنے حلقے کے لوگوں کے ساتھ اور اس صوبے کے ساتھ کوئی بھلائی نہیں کریں گے اور ان کے Input سے صوبہ جو ہے اور صوبے کے لوگ محروم ہو جائیں گے، اس بجٹ سے جو ہے وہ محروم رہے گا، اسلئے ہم ان سے اپیل کرتے ہیں آپ کے تھرو کہ وہ اس ایوان کے اندر آ جائیں اور یہاں ہمارے ایوان کے اندر بجٹ کے اوپر جو ڈی بیٹ ہوتی ہے، اس کو Meaningful بنائیں، اس کو Productive بنائیں، اس میں اپنا Input دیں اور اپنا احتجاج ایوان کے اندر کریں، پارلیمنٹری طریقے سے کریں۔ میرے خیال میں پہلی مرتبہ ہے کہ اپوزیشن اس قسم کے اہم Event سے بائیکاٹ کر رہی ہے And they should think over it کہ وہ اپنے لوگوں کے ساتھ، جن لوگوں نے ان کو منتخب کیا ہے اور اس صوبے کے ساتھ کوئی اچھائی اور بھلائی نہیں کر رہے ہیں۔ میں، Sikandar Khan is not around، وہ نکل گئے ہیں لیکن میرا خیال ہے کہ میں ہمیشہ ان کو سنتا ہوں، وہ بڑی تیاری کے ساتھ آتے ہیں اور وہ بجٹ کے اوپر بڑی Informed ڈسکشن کرتے ہیں، وہ بجٹ کے کاغذات کو پڑھ کے، ڈاکیومنٹس کو پڑھ کر آتے ہیں اور میرا خیال ہے کہ ان کو ہم Appreciate کرنا چاہیں گے اور اس قسم کے اسمبلی کے اندر، ہاؤس کے اندر ایسے لوگ ہمارے لئے Assets ہیں (تالیاں) کہ جو حکومت کو نشانہ ہی کرتے ہیں۔ شاہ فرمان صاحب نے بھی کچھ نکات اٹھائے تھے، اس حوالے سے Respond کیا ہے لیکن انہوں نے Without، بڑے گلز بتا دیئے ہیں کہ جس کی وجہ سے یہ بجٹ جو ہے خسارے کا بجٹ بن رہا ہے۔ انہوں نے نیٹ ہائیڈل پرافٹ کے جو بقایا جات ہیں، اس کا ذکر کیا ہے اور جو نیٹ ہائیڈل پرافٹ ہمیں اس وقت مل رہا ہے چھ بلین، اس کے Capping کے بعد، Uncapping کے بعد جو 17 بلین ہمیں ملیں گے، اس کا ذکر کیا ہے، تو میں تھوڑا اس کی مزید وضاحت چاہوں گا تاکہ گیلریز کے اندر بیٹھے ہوئے لوگوں اور ایوان کے اندر بیٹھے ہوئے لوگوں کو یہ اندازہ ہو کہ ہم نے صرف خیالی بنیاد پر، یہ جو ریونیو ہے، وہ شامل نہیں کیا ہے۔ میں آپ کو بتاتا چلوں کہ ہم سے پہلے مئی 2013 کے اندر، January or March around January or March فیڈرل فنڈس منسٹری نے ان کے اسپیشل سیکرٹری کی قیادت میں ایک ٹیکنکل کمیٹی بنائی تھی، جو ہمارے بقایا جات تھے، جو ہمارے Claims تھے، اس کے اوپر ایک ٹیکنکل کمیٹی بنائی تھی اور یہ اس ٹیکنکل کمیٹی کی Recommendations ہیں، اس کی Findings ہیں اور اس

پہ پھر واپڈا کے منسٹر کے ساتھ میٹنگ ہوئی ہے، پھر جو ہم نے جو انٹ احتجاج کیا تھا اسلام آباد کے اندر، اس جو انٹ احتجاج کے بعد صوبائی وزراء، صوبائی پارلیمانی لیڈرز اور وفاقی وزراء پر مشتمل ایک دو گروپس بنے تھے اور ان کے مختلف سیشنز چلے تھے، فائنل سیشن جو ہے وہ چیف منسٹر ہاؤس میں ہوا تھا جس میں خواجہ آصف صاحب اور عابد شیر علی صاحب اور جو پیٹر ولیم کے منسٹر ہیں، انہوں نے شرکت کی تھی اور فنانس کے اسپیشل سیکرٹری اور ایڈیشنل سیکرٹری نے فنانس ڈیپارٹمنٹ کی نمائندگی کی تھی اور اس میں ہمارے صوبے کے جو امیٹوز ہیں مرکز کے ساتھ، اس پہ بڑی Detailed item wise discussion ہوئی تھی اور یہ آئٹم جب آیا تو یہ بات بالکل وہ مان رہے ہیں کہ یہ پیسے آپ کے ہیں اور آپ کو ملیں گے اور یہ Uncapping بھی انہوں نے مان لئے، یہ جو Uncapping ہیں، یہ بھی انہوں نے مان لئے ہیں۔ اب مسئلہ صرف یہ رہ گیا ہے کہ اس مجلس کے اندر ان کا خیال تھا کہ اگر ہم آپ کو یہ پیسے دیں گے تو Constitutionally اس کے اوپر ایک وہ آئے گا کہ اس کو اب سی سی آئی سے Approve کرنا ہے اور اس کو سی سی آئی کے اجلاس میں Council of Common Interest کے اجلاس میں رکھیں گے اور اس سے Approval، وہ بھی ایک Formality ہوگی، اس کی Approval کے بعد یہ پیسے آپ کو ملیں گے۔ میں آپ کو بتاتا چلوں کہ ہمارا جو Claim ہے It is much higher، وہ 51 بلین اور 17 بلین نہیں ہے، ہمارا Claim تو بہت زیادہ ہے لیکن یہ وہ فگرز ہم Reflect کر رہے ہیں کہ جو فگرز ہمیں ملنے ہیں، جو فیڈرل گورنمنٹ نے مانے ہیں، ان کی اپنی ٹیکنیکل کمیٹی نے Recommend کئے ہیں، ان کے اپنے منسٹر کی کمیٹی نے ہمارے ساتھ مانے ہیں، تو یہ وہ فگرز ہیں۔ اسلئے ہمارے بجٹ کا جو سکندر خان نے بڑا حصہ 94 billion deficit کا انہوں نے نکالا ہے تو اس میں یہ 51 plus 17، باقی سچی بات یہ ہے سپیکر صاحب! کہ یہ جو بجٹ ہوتا ہے، میں نے ابتداء میں، مطلب ہے اس کی Definition بھی یہی ہے، یہ آپ کے جو ریونیوز ہیں، آپ کے جو Potential revenues ہوتے ہیں، ان کا اور پھر آپ کے جو Proposed expenditures ہوتے ہیں، یہ اس کی Projection ہوتی ہے اور یہ بات درست ہے کہ Projection جو ہے وہ Realistically رکھنی چاہئے اور بعض اوقات آپ اپنے ٹارگٹس کو Meet کرتے ہیں، مثلاً پچھلے سال جو ہمارا Own source revenue ہے، ہمارا Claim ہے کہ یہ 15 بلین

Our سے بڑھ کر 30 بلین تک پہنچ گیا ہے اور اس میں اس سال ہم نے 50 billion plus رکھے ہیں۔
 own source revenue میں، تو یہ Projection ہوتی ہے اور ان Projections کو مد نظر رکھتے
 ہوئے آپ اپنے اہداف مقرر کرتے ہیں اور آپ جو ہدف مقرر کرتے ہیں تو پھر اس کا Follow up کرتے
 ہیں To chase that target during financial year۔ آپ میٹنگز کرتے ہیں، Review
 meetings کرتے ہیں، سیکرٹریز کرتے ہیں، منسٹرز کرتے ہیں، چیف منسٹر کرتا ہے Spending کیلئے،
 آپ Chasing کرتے ہیں اور جو ریونیو میں ہے، اس کی بھی آپ کرتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ
 فیڈرل گورنمنٹ والا بڑا Chunk جو میں نے کہا ہے کہ اس کی بالکل Justification موجود ہے، یہ بات
 اگر سامنے Explain properly ہو گئی ہے اور ہمیں Justify کرتی ہے تو جو باقی انہوں نے اشارہ کیا
 ہے، میرے خیال میں وہ Achieve ہو سکتے ہیں۔ یہ جو ایگر لیکچرل ٹیکس کے حوالے سے انہوں نے بات
 کی، میرا خیال ہے فنانس کے لوگ بیٹھے ہیں They should recheck it، اگر یہ فکر بہت زیادہ آگے
 گیا ہے تو اس کو Review کیا جاسکتا ہے، If this figure is much higher، 79 ملین سے لیکر
 ایک بلین تک پہنچ گیا ہے تو I think it's reasonable and again کوئی Reasonable
 تجویز آتی ہے، کوئی Reasonable بات آتی ہے تو We must look into it، اس کو دیکھنا چاہیے،
 اس میں کوئی وہ نہیں ہے۔ سکندر خان نے جو فیڈرل گورنمنٹ کے حوالے سے تشویش کا اظہار کیا ہے، این
 ایف سی کے حوالے سے، سپیکر صاحب! سچی بات یہ ہے کہ یہ میری بھی تشویش ہے اور یہ بد قسمتی ہے مسلم
 لیگ کی حکومت کی کہ ان کو کبھی بھی یہ توفیق نہیں ہوتی ہے کہ یہ اپنے دور میں این ایف سی کرتے ہیں، این
 ایف سی ایوارڈ ان کے دور میں منظور ہوتا ہے، یہ 2002 سے لیکر 2007-08 تک جو ایم ایم اے کی حکومت
 تھی، اس میں ہم حکومت میں تھے اور اس وقت بھی بڑی لمبی چوڑی ڈسکشنز ہوئیں، سیشنز چلے لیکن اس
 وقت بھی مسلم لیگ کی حکومت تھی اور یہ ہماری اس ملک کی بد قسمتی تھی کہ وہ این ایف سی ایوارڈ نہیں کر
 سکے اور یہ کریڈٹ پیپلز پارٹی کو اب پچھلے Tenure میں ان کو گیا کہ انہوں نے این ایف سی کر دی ہے اور
 ایک ایسی این ایف سی کر دی کہ جس کے نتیجے میں صوبوں کا شیئر بڑھ گیا۔ اگرچہ ہمارے کے پی کا اب ایک
 یہ ہے کہ جو Divisible pools سے Overall share تو بڑھ گیا لیکن ہم جس طرح Suffer کر گئے

ہیں، یہ صوبہ جس طرح Badly targeted ہے، جس طرح ہم Victimized ہو گئے ہیں، جس طرح پچھلے تیس سال سے مسلسل جنگ کا شکار رہے ہیں، بلوچستان کو اس کا جو Benefit ملا، سندھ کو ریونیو کا جو Benefit ملا، ہمارا صوبوں کے درمیان جو فارمولہ ہوا، اس فارمولے کے اندر ہم پیچھے چلے گئے اور میرے خیال میں ہم نمبر تھر ڈپر ہیں، ہونا چاہیے تھا کہ ہم بلوچستان سے اب پہلے ہوتے یا بلوچستان کے بعد ہوتے لیکن اس تقسیم کے اندر ہمارے خیبر پختونخوا کا جو 'پراپر' ہمارا شیئر ہے، وہ ہمیں نہیں ملا۔ میں ان کے ساتھ بالکل Agree کرتا ہوں کہ جو Factors ہم آئندہ این ایف سی کے اندر، انرجی رپورٹ پروڈکشن کا انہوں نے جو پوائنٹ آؤٹ کیا ہے، بڑا Valid ہے، Reasonable ہے اور فنانش منسٹر بیٹھے ہوئے ہیں، اس کو نوٹ کرنا چاہیے اور اگر این ایف سی کے اوپر ڈی بیٹ ہوتی ہے تو ان چیزوں کو شامل کرنا چاہیے، یہ ہماری Strength ہے۔ اس طرح سندھ ریونیو کو Claim کرتا ہے تو یہ ہماری بڑی Strength ہے، اس کو ہم بھی Claim کرنا چاہیں گے۔ سکندر خان نے Terrorism related endowment fund کی Operationalization کی بات کی، تو میں تجویز کرنا چاہوں گا اور آئرن بیل چیف منسٹر نے جاتے ہوئے مجھ سے یہ کہا بھی کہ آپ تجویز دے دیں کہ یہ بات بالکل ان کی درست ہے کہ پیسے موجود ہیں اور پیسوں کو فوری مطلب Operationalize کرنا چاہیے اس Endowment fund کو، تو آپ اس حوالے سے اگر کوئی کمیٹی وغیرہ بنادیں، اس کے پروسیجر کیلئے اور سکندر خان کو بھی اس میں شامل کریں اور حکومت کے نمائندے بھی اس میں شامل ہوں، تو یہ بات ان کی بالکل درست ہے کہ اس پہ اب عملی کام ہونا چاہیے۔ سر! میرا خیال ہے کہ اس بجٹ کا جو سب سے بڑا اور Unique feature ہے، وہ لوکل گورنمنٹ کے جو الیکشنز ہوئے ہیں اور جو بڑے پیمانے پر Devolution ہو رہی ہے، اس میں لوکل گورنمنٹ کیلئے 42 بلین روپے رکھنا، مختص کرنا میرے خیال میں بجٹ کا یہ سب سے بڑا Unique feature ہے اور میں آپ کو بتاتا چلوں کہ میں خود لوکل گورنمنٹ سسٹم کے اندر رہا ہوں اور میں 2002 سے 2007 کے End تک منسٹر رہا ہوں، مجھے اس وقت کے فکرز معلوم ہیں کہ Hardly مشرف کے دور میں یہ بہت زیادہ اس کا اوایلا کیا جا رہا تھا اس سسٹم کا، بہت زیادہ اس کی پبلسٹی کی جا رہی تھی کہ وہ بہت زیادہ پاور زان کو دی تھیں، فنڈز دیئے تھے لیکن اس وقت ان کو کوئی One and half billion روپے

مل رہے تھے One liner کے طور پر ضلعوں کو اور جب میں لوکل گورنمنٹ منسٹر تھا تو ہم انہی فلرز کے اوپر Base کرتے تھے اور Yearly increase کرتے تھے، تو جو ٹوٹل پیسے ان کو مل رہے ہیں تو وہ کوئی 1.6 بلین کے Around وہ این ایف سی کی مد میں ان کو مل رہے تھے اور کوئی اتنے ہی ان کو Octrio اور ضلع ٹیکس کی گرانٹ کی مد میں مل رہے تھے، تو One liner ضلعوں کو اس وقت بھی کوئی تین بلین بمشکل مل رہے تھے لیکن یہ جو اس بجٹ کے اندر ہے تو اس میں 30 بلین ان کو One liner بجٹ ملے گا تو آپ Calculate کریں کہ تین بلین سے 30 بلین، It's a huge Phenomenal increase ہے، یہ بہت بڑا Increase ہے اور Specially پھر جو ڈویژن کی گئی ہے جس طرح کہ بلج کونسلز کو اس کا بڑا شیئر ملے گا جو کہ Gross root level کا یونٹ ہے، اس کو بڑا شیئر ملے گا، اس کو Strengthen کیا جائے گا اور وہ Dependent نہیں ہوں گی، ضلع اور ٹاؤنز کے اوپر Dependent نہیں ہوں گی، میرے خیال میں یہ بہت زیادہ ایک انقلابی اقدام ہے اس حکومت کا اور اگر یہ ریونیوز ڈسٹرکٹس کے اندر جاتے ہیں تو اس کے نتیجے میں بہت بڑی تبدیلی لوگوں کی زندگی میں آئے گی اور میرا خیال ہے کہ ضلعی حکومتوں کا سب سے بڑا مسئلہ یہی رہا ہے کہ ان کے ساتھ پیسے نہیں ہوتے ہیں، اگر ہم ان کو پیسے دیتے ہیں ڈیولپمنٹ کیلئے تو وہ بہت زیادہ Relax feel کریں گی اور اس کے اثرات جو ہیں، اس کا Trickle down effect جو ہے، وہ بہت زیادہ ہو جائے گا۔ سر! میں سمجھتا ہوں کہ اس بجٹ کی ایک اور Uniqueness اور خصوصیت یہ ہے کہ جو ڈیولپمنٹ بجٹ ہے، اس میں بہت زیادہ اضافہ ہوا ہے، یعنی اس میں اگر فارن ایڈ کو آپ ملا لیں تو 175 بلین، 172 بلین تک پہنچ جاتا ہے۔ آپ اگر پنجاب کا جائزہ لیں گے تو کوئی 1400 بلین ان کا بجٹ ہے جس کے اندر ان کا 400 بلین کے Around جو ہے ڈیولپمنٹ بجٹ ہے، تو اگر آپ پنجاب کی آبادی کو دیکھیں اور اس کے ریونیوز کو دیکھیں، اس کی Strength کو دیکھیں اور یہ Compare کریں، ہم اپنے بجٹ کی، اپنے ریونیوز کی ان سے زیادہ Percentage جو ہے وہ ڈیولپمنٹ پہ خرچ کر رہے ہیں اور جو ڈیولپمنٹ پہ Directly خرچ نہیں ہوتا ہے، وہ ویلفیئر کے اوپر جو Recurrent، مطلب جاری اخراجات کے اندر ویلفیئر کے اوپر خرچ ہوتا ہے، اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو بجٹ ہے، یہ صوبے کے جو حالات ہیں، اس کے اندر انتہائی متوازن اور 'بیلنسڈ' بجٹ پیش کیا گیا ہے اور میں

فنانس منسٹر کو مبارکباد دینا چاہوں گا۔ سر! میں یہ آپ کے علم میں لانا چاہوں گا کہ اخبارات کے اندر پرسوں، کل مسلسل اخبارات کے اندر اس بجٹ کے اوپر مختلف اخبارات نے ادارے لکھے ہیں اور میرے خیال میں یہ ہمارے لئے ایک اعزاز کی بات ہے کہ پچھلے سال بھی 'ڈان' اور 'دی نیوز' جیسے اخبارات نے بھی ادارے لکھے تھے ہمارے بجٹ کے اوپر اور اس سال بھی اخبارات نے ادارے لکھے ہیں اور اس بجٹ پر بحیثیت مجموعی یعنی تنقید بھی ہوئی ہے، بحیثیت مجموعی اس بجٹ کی تعریف کی ہے، تو میں سمجھتا ہوں کہ ایک لحاظ سے اگر ہم اس کو Compare کریں گے فیڈرل گورنمنٹ کے بجٹ سے اور دوسرے بجٹ سے، زیادہ Innovative budget ہے، زیادہ Progressive budget ہے اور زیادہ Pro-poor budget ہے اور زیادہ ڈیولپمنٹ پہ Focussed budget ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ جو Input اپوزیشن کی طرف سے آتا تھا، وہ نہیں آ رہا ہے، ہمیں اس پر افسوس ہے لیکن جو ساتھی بیٹھے ہوئے ہیں ٹریشیری بنچر کے بھی، ان کا بھی جو Input آئے گا، کوشش کریں گے کہ ان کو Incorporate کریں۔

تھینک یو ویری مچ سر۔

جناب سپیکر: شکریہ جی، شکریہ عنایت خان۔ اچھا، یہ جناب سعید گل صاحب، سردار فرید احمد خان صاحب، جناب محمد رشاد خان، جناب محمود خان، ملک نور سلیم، جناب جعفر شاہ صاحب، ملک بہرام صاحب نے چٹ بھیجی ہے کہ میں کسی اور وقت، جناب صالح محمد صاحب، جناب عبدالمنعم صاحب، یہ لسٹ Exhaust ہو گئی ہے، جو بھی بات کرنا چاہے، وہ۔۔۔۔۔

جناب عبدالمنعم (معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت): جناب سپیکر! زہ خبرہ کول غوارم۔

جناب سپیکر: عبدالمنعم صاحب! آپ کی تو۔۔۔۔۔

معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت: جناب سپیکر صاحب! شکریہ۔ یہ بجٹ د خبر و کولو خو بھر حال دغه دے، زہ بہ یو دوہ درې خبرې او کرمہ جی۔ بجٹ خو پہ ہر لحاظ ډیر زیات بنہ پیش شوے دے، Overall د صوبې پہ سطح ځکه چې 84 بلین د تیر کال نہ زیات پیش شوے دے، دا د خوشحالی خبرہ دہ خو زما لبرہ غوندې گیلہ دہ، او متل دے 'گیلہ د خپلو نہ کیبری' د پردو نہ څوک گیلہ نہ کوی، نو هغه گیلہ مې دا دہ چې یرہ دا بجٹ خاص یو پینځه شپږو ضلعو باندې مختص

شوعے دے او فوکس شوعے دے او مونبرہ ترې ډیر لرې پاتې شوی یو جی۔ ما دا بجهت پوره کتله دے، زه وایم چې پوره بجهت کبني یو دومره کتابونه دی، ما درې کسان راوستی دی په هغه کتابونو وړلو پسې، زه ډیر خوشحاله ووم، هغه چې ما اوکتل صرف درې ځایې د شانگلې نوم راغله دے، یو PK-87 کبني دے او دوه PK-88 کبني، لکه هیخ پکبني داسې د خوشحالی خبره نشته چې زه د بجهت نه وروستو کلی ته لاړ شمه او هغوی ته اووایم چې دا او شواو دا او شو، نو دا ډیره د افسوس غوندې خبره ده، زما خیال دے چې د برابرئ په بنیاد باندې یوه خبره نه وی نو بیا سړی کلیغی هم ډیره نه کیږی، پکار خو دا وه چې دا په Need base شوعے وے بلکه اکثر تاسو پکبني یوه خبره کوئ چې دا سکولونو ته باؤنډری وال اوکړئ، حفاظتی دغه اوکړئ د سیکوریتی لحاظ سره، نو ما له افسوس په دې راشی، زما په ضلع شانگلہ کبني 75 سکولونه د 2005 نه شته دی نه، زلزله کبني نړیدلی دی او اوسه پورې د هغې هغه بلډنگونه نشته نو باؤنډری وال څه شی ته اوکړو؟ هغه ماشومان واؤرو ته او غرمو ته سبق وائی، هغه ټینټونو پورې، سپیکر صاحب! ټینټونه هم نشته دے چې هغوی له مونبره ټینټونه ورکړو، نو زه وایم چې یره ځنې خبرې داسې وی، نن خو بنه ده تالیان بجاؤول نشته نو ځکه دا خبرې کوم چې یره حزب اختلاف نشته، اکثر بیا هغوی زیات زما نه تیز شی خو زه وایم چې یره کم از کم مونبره هم د شانگلې دا خلق د دې صوبې اوسیدونکی یو او ډیر مایوس کن بجهت دے د پاره د ضلعې، نو زمونږه 75 سکولونه دی، زما په ضلع کبني بالکل د 2005 نه نشته، نه په ERRA کبني راغلل نه په PERRA کبني راغلل او نه دلته ورته څه خاص، دوه درې څلور پیرې ما درخواست هم ورکړے دے، سی ایم صاحب سره هم ملاؤ شوعے یم، زه وایم په ترجیحی بنیاد د دا فنډ تقسیم شی نو دا به ډیره بنه وی او د پاپولیشن په بنیاد، زه دا نه وایم د پېښور مقدار بجهت د مونبره ته ملاؤ شی یا د ډیر مقدار ځکه چې د ډیر مقدار زمونږه حیثیت نشته یا مطلب دا ستا صوابی، خو زه وایم چې صرف د پاپولیشن په لحاظ چې یره څومره مونبره خو ډیر غریبانان یو، په غربت نه خو هغه د مالدارو مقدار حصه، لکه د پاپولیشن په حساب سره مونږ ته ملاؤ شی نو هغه زمونږه د پاره لږ غوندې څه خو وی کنه، مطلب دا چې خپلې

ضلعی تہ لار شو، زہ خو ضلعی تہ بالکل نشم تلے، بالکل نشم تلے او زما د تیر کال 61 ملین روپی اوس ہم پاتہ دی، د تیر کال، تاسو ہغہ ورخ وئیل چہ دا مشران زمونہ وائی چہ دا پہ دغہ بانڈی شیئر وی، لکہ بیا وائی دا پہ دہ وی، بہر حال اوہ پاورہ اوشی خو ہغہ بل بجت راشی، ہغہ زما 61 ملین اوس ہم پاتہ دی۔ نو کہ چہ داسہ وی نو دا خو زہ وایم چہ یرہ کہ یو کس دا شے خوری نو دا بہ زمونہ د پارہ داسہ شی، ما تہ یو متل یاد شی جی، یوہ قصہ دہ، پخوا یو پیر و و پیر، مریدان ہم ورسرہ یر شے وو، نو ہغہ بہ چہ چا بہ شہ شے راؤرو، ہغہ پیر بہ خان لہ اوخو لو، وئیل بہ ئے چہ یرہ ما خو اوخو لو تاسو اوخو لو کنہ؟ ہغہ داسہ وری تری زمونہ پہ شان گر خیدل، بیا پیر د سیند پہ غارہ اودس کولو، چہ اودس ئے کولو، دے سیند واخستو، چہ سیند واخستو نو ہغہ مریدانو تہ ئے نعہ اووہلی، ہغوی ورتہ اووئیل چہ تہ ئے یورہ مونہ ئے یورو، نو کہ یو ورخ داسہ راشی چرتہ پہ قہر شو نو مونہ یقین او کرہ د ہغہ مریدانو پہ شان بہ وایو چہ تاسو ئے یورہ، مونہ ئے ہم یورو۔ نو مونہ سرہ یر زیات زیاتے، یقین او کرہ تاسو دا پورہ کتابونہ او گوری چہ سرہ پہ خلور کسہ کتابونہ وری، پہ ہغہ کنبہ د شانگلہ یا یو خو نورہ ضلعی ہم دی خود پردی پہ خائہ گیلہ نہ کوؤ، خپلہ کوؤ، د ہغہ پکنبہ د سرہ نوم نشتنہ۔ نوزہ خود وایم چہ یرہ کہ فرض کرہ دوئ واک آؤت نہ وی کرہ نو ما بہ کولو، بیا خالص زما خیال دے بتیس پاتہ کیری نو لہذا ستاسو د ہغہ مشرانو لحاظ دے، زہ واک آؤت نہ کوم خو کم از کم زما پہ دہ خبرہ بانڈی سنجیدگی سرہ غور او کرہ او داسہ نہ چہ دوبارہ دوئ چرتہ وی او ما سرہ پاخی۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: لسٹ خو Exhaust شوے دے۔ اچھا، ایک تو یہ کہ میں تمام معزز اراکین اسمبلی سے ریکویسٹ کروں گا کہ چونکہ یہ بہت اہم موقع ہے اور یہ اسمبلی کیلئے اور خاص کر اسمبلی ممبران کیلئے سب سے اہم موقع ہوتا ہے کہ وہ اپنا وقت پیش کریں اور اس میں بھرپور حصہ لیں، تو آپ لوگوں کی حاضری اس میں بہت زیادہ ضروری ہے کہ وہ یقینی ہو اور ٹائم پہ ہو تو آج بھی ہم نے ٹائم پر شروع کیا ہے اور کل بھی ان شاء اللہ تعالیٰ میں Exact time پر شروع کروں گا، تو آپ سب سے ریکویسٹ ہے کہ ٹائم پر پہنچیں اور یہی اسمبلی ممبران کا اہم کام ہے کہ وہ اسمبلی کے اجلاس میں شریک ہوں۔ ایک میں آپ سے تھوڑا پوچھنا چاہتا ہوں،

آپ سب کو معلوم ہے کہ بجٹ پر بحث کیلئے چار دن مقرر کئے گئے ہیں لیکن بحث میں حصہ لینے والے معزز اراکین کی مہیا کردہ لسٹ ختم ہو گئی ہے، لہذا اگر ایوان اس بات کی اجازت دیتا ہے تو ڈیمانڈ فار گرانٹس اور کٹ موشنز پر بحث وقت سے پہلے شروع کر دیتے ہیں، اسلئے ان شاء اللہ کل سے ہم ڈیمانڈ فار گرانٹس اور کٹ موشنز پر بحث شروع کریں گے، منظور ہے؟

اراکین: ہاں۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: میڈم! آپ کچھ کہنا چاہیں گی؟

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جی۔

جناب سپیکر: میڈم انیسہ زیب۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکر یہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! بہت اہم موقع ہے اور افسوس ہے اس بات کا کہ اپوزیشن کی اہم جماعتیں اس وقت غیر حاضر ہیں، ہماری کوشش تو بہت تھی کہ ان کو اس بات پہ قائل کیا جائے کہ وہ اس پورے پراسیس میں شرکت کریں، اپنا احتجاج جو حق ہے ان کا، ایک پارلیمانی حق ہے، اسے بے شک استعمال کریں اور اس کا طریقہ کار جو پارلیمانی رواج کے مطابق طریقہ کار ہے طے شدہ، انہیں وہ استعمال کریں لیکن میں نہیں جانتی کہ مکمل طور پر اس بجٹ کے اہم موقع پر انہوں نے اس کا بائیکاٹ کیوں کیا ہے جبکہ یہ تمام پارٹیز اپنی جگہ کچھ عرصے تک اس بات پر قوم کو قائل کرتی رہیں کہ جو فیصلے ہیں جمہوریت میں، وہ اسمبلیوں کے اندر، پارلیمان کے اندر کئے جائیں، چاہے وہ مخالفت ہے یا موافقت ہے، بہر حال اس کی منطق تو وہ خود جانتے ہیں، شاید ان کا مقصد باہر ’سٹریٹ پاور‘ کی ’ڈیمانڈیشن‘ ہے یا کوئی اور، میں اس پر کچھ نہیں کہہ سکتی لیکن بہتر ہوتا کہ وہ آکر یہ جو موجودہ بجٹ ہے، اس کے اوپر سیر حاصل گفتگو کرتے۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے تو اس بجٹ کا، جس طرح میرے پارلیمانی لیڈر سکندر حیات خان شیر پاؤ نے ڈیٹیل سے، انتہائی تفصیل سے اس کا ایک مواخذہ کیا ہے، اس پر میں مکمل طور پر اس کی تائید کرنا چاہوں گی، میری کوشش ہوگی کہ میں مختصر طریقے سے وہ تمام امور جو ہیں یا نکات، ان کو ذرا دوبارہ دہراؤں تاکہ ریکارڈ پر یہ بات ثابت ہو، جس میں سب سے زیادہ تشویش کی بات ہے

کہ جو بجٹ اس وقت بنایا گیا ہے، اسے ہم ایک حتمی بجٹ نہیں کہہ سکتے، اس میں Projections، میرے بھائی عنایت اللہ خان نے تو تفصیل سے اس کا پورا پورا اسپیس بیان کیا لیکن فی الحقیقت ہمیں چاہیے کہ یہ تمام چیزیں Realistic estimates اپنی جگہ لیکن چاہیے کہ ہم ایک اچھی گڈ گورننس کو مد نظر رکھتے ہوئے جو بجٹ کے فلرز ہیں، انہیں Realistic بنیاد پر ترتیب دیں۔ ہمارے پاس کیا ہیں، ہمارے Kitty میں کیا موجود ہے، خزانے میں کیا ہے کہ جس کی بنیاد پر ہم اپنے اخراجات کا تعین کریں؟ مجھے یقین ہے کہ ہمارے معزز وزیر خزانہ، مجھے ان پر بہت زیادہ اعتماد ہے کہ وہ بہت محنت سے اور بہت Realistic approach سے وہ اس پر کاربند ہیں اور کوشش کر رہے ہیں کہ کوئی ایسی، صرف ہوائی تخمینہ جسے میں کہوں گی کہ صرف وہ جو کہ فلرز میں ہو اور ماضی میں ہمیشہ یہ وطرہ رہا ہے کہ اپوزیشن نے اسے الفاظ کی ہیرا پھیری یا Jugglery of digits کہا اور حکومت نے اسے ہمیشہ کہا کہ یہ ایک بہت کامیاب اور انتہائی مناسب اور ٹیکس فری اور بہت 'سیلنڈ' بجٹ ہے لیکن اب وقت آ گیا ہے کہ ہم ان چیزوں کو دیکھیں کہ Actually ہم کہاں، Where we actually stand، ہمارے پاس کیا، جو فلرز ہم Quote کر رہے ہیں، وہ چیزیں Available ہیں؟ ہمارے گزشتہ کئی سالوں کے دو بجٹ ہیں، خاص طور پر اسی حکومت میں جو گزشتہ دو بجٹ تھے، اس کے ساتھ ہی اس کا موازنہ کیا جائے۔ جناب سپیکر! میرا خیال ہے،

تھوڑا I would like to order in the house----

جناب سپیکر: مہربانی کریں جی، تھوڑا ڈیکورم کا خیال رکھیں۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خلیلی: کہ اس کے ساتھ ہی یہ موازنہ کریں، کیا وہ جو Projections یا Estimates پچھلے بجٹ میں دکھائے گئے، وہ ہم نے حاصل کئے؟ کیا اس کے مطابق ہمارا بجٹ جو ہے، وہ طے شدہ ہوا، کیا وفاق نے جو ہم سے Commitment کی تھی، وہ اسی طرح، جس طرح ہم اپنے بجٹ میں دکھائے، وہ پورا ہو سکی؟ اگر نہیں تو پھر چاہیے کہ اس دفعہ کے بجٹ کو ایک Realistic، بے شک یہ Deficit budget ہو، ہمیں پتہ ہونا چاہیے کہ اس کی Actual، ہم کہاں پر ہیں؟ ہاں آپ ضرور ان Estimates کو رکھیں، آپ ان Projections کو جن کی آپ امید کر رہے ہیں، وہ ضرور رکھیں لیکن یہ بتائیں کہ ہماری Actual یہ پوزیشن ہے۔ اگر ہمیں یہ چیزیں ملیں تو پھر ہم اس حد تک جائیں گے تاکہ عوام

کو اور عوامی نمائندوں کو اس بات کا احساس ہو سکے کہ جو حکومت ہے، وہ انہیں اعتماد میں لیکر تمام نکات کو سامنے لارہی ہے۔ میں یہ چاہوں گی، مجھے خوشی ہے کہ اس میں ہم نے، حکومت نے بہت ایسی خطیر رقومات عوام کی اور خاص طور پر سرکاری ملازمین کی ویلفیئر کیلئے خصوصاً جو اب گریڈیشن میں ایک بہت بڑی رقم لگائی گئی ہے، یہ ٹھیک ہے، یہ ہمارے سرکاری ملازمین کا حق ہے جو ایک عرصہ سے ہیں لیکن پھر ہمیں ان پراجیکٹ ایمپلائز کو بھی مد نظر رکھنا ہو گا جو کئی کئی سالوں سے بلکہ ایک دہائی سے زیادہ کی مدت سے وہ سرکاری ملازمتوں پر ہیں لیکن ان کے پاس ان کو یہ سہولیات میسر نہیں، پھر ان کا کیا ہو گا؟ تو یہ ایک سلسلہ تو ایسا ہے کہ جس پر ہمیں غور کرنا پڑے گا۔ جناب سپیکر! اس حساب سے ہمیں دیکھنا ہو گا کہ سرکاری ملازمین جہاں پر بھی ہیں اور خصوصاً پراجیکٹس ایمپلائز ان کے مستقبل کو بھی ہمیں اسی طریقے سے Ensure کرنا ہو گا۔ این ایف سی ایوارڈ میں بالکل یہ بات صحیح ہے کہ این ایف سی ایوارڈ ایک بہت اہم موقع ہے اور وفاقی حکومت کو چاہیے کہ اس ایوارڈ کو وہ Seriously لے لیکن صوبے کو بھی، اس ٹیم کو بھی بہت محنت کرنا ہو گی، اپنا ہوم ورک کمپلیٹ کر کے اس این ایف سی ایوارڈ کیلئے ایک صحیح طریقے سے میں سمجھتی ہوں کہ اپنا کیس Plead کرنا ہو گا تاکہ صوبے کے جتنے مسائل ہیں اور جتنی اس کی ضروریات ہیں، ان کے تحت ہم وفاق سے اپنا صحیح حق حاصل کر سکیں۔ جناب سپیکر! Endowment fund کیلئے ہم کئی سالوں سے اس بات کو میرے قائد جناب آفتاب احمد خان شیرپاؤ نے اٹھایا تھا اور جب ہم پچھلی دفعہ حکومت میں 2013 میں تھے تو یہ بھی ایک شق تھی ہماری اس حکومت میں جانے کی کہ جو Victims of terrorism and extremism ہیں، ان کیلئے ایک ریگولر بنیاد پر ہم یہ فنڈ کریں گے، مجھے خوشی ہے کہ آج سینیئر منسٹر صاحب نے اس پر اور خاص طور پر وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی اس کو، ان کی ہدایت کے تحت اس کو آگے لیا ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ یہ Endowment trust جب Create ہو گا، اس میں صوبہ اپنے حصے کو اور ہمیں یقین ہے کہ وفاقی حکومت بھی اس میں شیئر کرے گی، یہ سلسلہ یہاں پر نہیں بلکہ تمام صوبائی حکومتیں اور اس کے علاوہ Philanthropists، خیر حضرات، اب اس وقت ہم نے، آپ دیکھیں کہ وفاقی حکومت نے ایک 'ون ٹائم ٹیکس' عائد کیا ہے ان لوگوں کے اوپر جو پچاس کروڑ سے زیادہ آمدنی رکھتے ہیں، یعنی اس کی ضرورت نہیں تھی کہ وفاقی حکومت ان کو ٹیکس کے ذریعے یہ کرتی، یہ ان کو خود آنا چاہیے تھا، اگر وہ

سمجھتے ہیں کہ ہم ان کا حصہ ہیں، یہ صوبہ اس کا حصہ ہے اور یہاں کے لوگ جو قربانی دے رہے ہیں، وہ کچھ معنی رکھتی ہے، وہ پاکستان کی خاطر ہے تو وہ خود آ کے اس میں Contribution کرتے لیکن یقیناً وفاقی حکومت کو اس کی ضرورت محسوس ہوئی ہوگی۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس Endowment fund سے وہ پابند ہوں گے اور پھر لوگ آ کے، اس میں خود آ کے دیں گے، خاص طور پر یہ انٹرنیشنل ڈیولپمنٹ پارٹنرز اور جو ہمارے Expatriates ہیں دنیا بھر میں، وہ تمام آ کے اس فنڈ میں اپنی طرف سے اپنی Contribution کریں گے اور یہ ایک Revolving fund ہو گا اس ویلفیئر کیلئے، ان Victims کیلئے، جو ان کے لواحقین ہیں ان کیلئے، تو یہ اس پر حکومت ایک سیریس آگے مؤومنٹ کرے۔ ڈیولپمنٹ بجٹ کی ایک بحث ہے جناب سپیکر! ڈیولپمنٹ بجٹ حکومت کہہ رہی ہے ہم نے لگا دیا، باقی ملک میں ایک بحث ہے کہ خیبر پختونخوا اپنے ڈیولپمنٹ بجٹ کو نہیں لگا سکا، نہیں Spend کر سکا، وہ وجوہات اپنی جگہ، حکومت کی وجوہات ہیں کہ ہم ایک بہتر طریقے سے، ہم نے سسٹم چیلنج کیا ہے، بے شک میں Appreciate کروں گی کہ اس وقت جو فارم ہے جو خاص طور پر E-tendering کا سسٹم شروع ہوا ہے، اس کا ایک بہت اچھا مثبت ریزلٹ ہے لیکن یہ وجوہات چاہے اگر آپ اس میں بہتر گورننس لارہے ہیں، اس کو خرچ نہ کرنے کا باعث نہیں ہونا چاہیئے، یعنی آپ دیکھیں کہ جو گلرز میرے سامنے ہیں، اس میں جو Pro-people uplift یعنی وہ والے پروگرامز جو عوام کی فلاح و بہبود کیلئے حکومت نے اپنی Budgeting کی تھی، اس کے متعلق یہ ہے کہ اس کو نہیں Spend کیا جاسکا، پی اینڈ ڈی اپنی بریفنگ دیتا ہے، فنانس بریفنگ دیتا ہے کہ جی جون کی 30 تاریخ تک ان شاء اللہ 90 فیصد، 100 بلین ہمارا وہ تھا اور اس میں سے ہم 90 فیصد لگا دیں گے، لگا دیں، گلرز میں آرہا ہے لیکن جو Actual آپ کے سامنے گلرز ہیں، وہ وزیر خزانہ صاحب مجھے یقین ہے کہ اپنی Sum up speech میں ضرور بیان کریں گے کہ وہ پیسہ جو کہ Pro-people budget تھا آپ کا اور یہ صرف نہیں ہے، کہتے ہیں کہ گزشتہ چار سالوں سے جو کبھی ترقیاتی بجٹ، جو پیسہ عوام کی ڈائریکٹ بہبود کیلئے ہے، اسے استعمال نہیں کیا جاسکے گا، It has to improve۔ جناب سپیکر! اس کا طریقہ کار بدلنا ہوگا، آگے اس میں جو بھی جہاں جہاں یہ Loopholes ہیں، مسائل ہیں، انہیں Plug کرنا ہوگا اور اگر آپ سمجھتے ہیں کہ وہ تمام اقدامات جو حکومت نے رکھے ہیں

اور ان اقدامات کے باعث یہ کچھ ایسا Set up ہے کہ جس سے آپ کا Expenditure کم ہو رہا ہے تو پھر دیکھنا ہو گا کہ اس چیز کو آپ کس طریقے سے Overcome کر سکتے ہیں۔ لوکل گورنمنٹ فنڈ ایک بہت بڑی کامیابی ہے اور آپ نے کافی خطیر رقوم 40 ارب جو ہیں، وہ لوکل گورنمنٹ کے پاس جائیں گی، اس کو فوری طور پر ان تمام جو نئے بنیں گی کونسلیں، ان میں تقسیم ہو گا، یہ بات طے ہے لیکن اب دیکھنا ہو گا کہ اس کے استعمال کا طریقہ کار یا اس کی ترسیل جو ہے، وہ کس طریقے سے آپ Manage کر سکتے ہیں، یہ میں سمجھتی ہوں کیونکہ ایک بہت بڑا آپ کے سامنے ایک ہدف تھا جو اس صوبے کے سامنے لوکل گورنمنٹ کا وہ حاصل ہوا، لوکل گورنمنٹ کا ایکشن ہو گیا، افسوس ہے کہ اپوزیشن اس وقت ہوتی، ان کے جو اعتراضات یا باقی ہماری جو اپوزیشن کی پارٹیاں ہیں، وہ اس وقت ہوتیں، ان کے بھی جو اعتراضات جو اس کیلئے باہر سٹریٹ پر جانا چاہتے ہیں، وہ یہاں آ کے پارلیمنٹ میں اس موقع پر ریکارڈ کا حصہ بناتے۔ باہر تو وہ چلے جائیں گے، ان کی باتیں اور تقاریر بھی ہوں گی لیکن آنے والے وقت میں جو محققین ہیں، جو یہاں پہ Historians ہیں، وہ اس چیز کو اس اسمبلی ڈیپارٹمنٹ میں نہیں پائیں گے، جس کیلئے میں سمجھتی ہوں یہ بہت ضروری ہے۔ جناب سپیکر! یہ تو بہت چیدہ چیدہ وہ تھے، چند ایسی چیزیں ہیں جن کیلئے آپ نے Ratio ٹیکسز میں چیئنج کیا ہے جو کہ زیادتی ہے، اس کیلئے ہم باقاعدہ ترامیم پیش کر رہے ہیں تاکہ وہ ایک جس طرح پر ٹنگ جو ہے، اس کی انڈسٹری کو اٹھا کے Manufacturing سے ہٹا کے، اس کو سروسز میں ڈال دیا گیا ہے جس سے پر ٹنگ کے ساتھ وابستہ ایک بہت بڑی تعداد جو ہے، وہ Affect ہو گی، منفی اثرات اس پہ مرتب ہوں گے اور وہ دیکھنا چاہیے، اس کی ایک بہت بڑی سروس ہے، بہت بڑی Contribution ہے، ان کی More than 17.5% جو ہے، وہ اس میں دے رہے ہیں۔ جناب سپیکر! ایک چیز جو میں ریکارڈ کا حصہ بنانا چاہتی ہوں کہ یہ جو ہائیڈل ڈیولپمنٹ فنڈ ہے جس کے متعلق حکومت نے اپنی انویسٹمنٹ کی ہے، خاص طور پر جو پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز میں، PIB میں، 39.385 ارب روپے پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز میں انویسٹمنٹ کی گئی ہے، ہائیڈل ڈیولپمنٹ فنڈ کی، اب یہ جو انویسٹمنٹ ہے، اس کی جو Minimum ہے مدت، وہ تین سال ہے، تین سال، پانچ سال، دس سال اور اس سے زیادہ مدت، تو اگر یہ اتنی خطیر رقوم آپ نے اس پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز میں اگر ڈال دی ہیں تو کیا اس بات کو یہ سمجھا جائے کہ آپ ہائیڈل جو ڈیولپمنٹ ہے، اس پہ

آپ اپنے پراجیکٹس کے جو اخراجات ہیں، وہ اس کا ارادہ نہیں رکھتے کیونکہ اگر آپ نے یہ پیسے اس میں انویسٹ کئے ہیں تو تین سال تک تو وہ پیسے وہاں بند ہیں، پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز میں، اس پہ میں چاہوں گی وزیر موصوف ضرور اپنی تصحیح کریں کہ کیا وجوہات ہیں کہ اس بات پر یا پھر وہ کن شرائط کے تحت کی گئی ہے اور آپ اس رقم کو جب بند کر دیں گے، کم از کم تین سال تک تو پھر ہائیڈل ڈیولپمنٹ کیلئے جو پراجیکٹس ہیں، ان کے اوپر جو آپ یہ پراجیکٹس شروع کرنے والے ہیں تو اس پر کیا اثرات ہوں گے؟ جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ اس کے علاوہ جتنا بھی، ویمن ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ، مجھے یقین ہے کہ ان کو ملا ہے لیکن ہمیں ہمیشہ سے اس بات کی خواہش تھی کہ ویمن ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو ایک 'فل'، سکیل ڈیپارٹمنٹ میں دیا جائے گا، اس کے اندر اس کو باقاعدہ Allocations دی گئیں، ٹھیک ہے یہاں پہ سوشل ویلفیئر اس کے ساتھ ملا کے تو کچھ One point something billion ان کو دیا گیا ہے لیکن Exclusively ہم چاہتے ہیں کہ خواتین کی بہبود کیلئے جو ویمن ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ ہے، اس کو Operationalize کیا جائے، وہ چیز ہمیں ایسی As such نظر نہیں آرہی اور پھر اس کے علاوہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ گورنمنٹ سول سروس کو جو یہ Incentive provide کی گئی ہے "Civil Servants Retirement Benefits and Death Compensation 2014"، وہ ہم چاہتے ہیں کہ اس کو آپ کم از کم، بہر حال وہ ہم اس میں لے آئیں گے اپنی اس کے حوالے سے، فنانس بل میں جو امینڈمنٹ ہے، وہ لے کر آئیں گے لیکن اس کا ایک Adverse effect ہو گا کہ اگر اس چیز کے اوپر آپ لوگ اس کو Amend کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جو کہ Already ہمارا یہ خیال تھا کہ اسے بہتر کیا جائے گا، تو یہ فنانس ایکٹ کے ذریعے اس چیز کو جس کی Proposed Clause 6 ہے Of the present Finance Bill، اس کو ہم سمجھتے ہیں کہ وہ جو آپ کے Of the Retired Civil Servants Benefits، اس پہ Directly affect ہو گا۔ چونکہ میرا تو خیال تھا کہ کل میں سپینج کروں گی، ذرا اس کے اور بھی Detailed points ہیں لیکن I am sure کہ یہ جو آگے Demand for grants ہیں یا جو ہم امینڈمنٹس موڈ کر رہے ہیں اور اس کے علاوہ بھی سکندر حیات خان شیرپاؤ نے اس کی مکمل وہ کر دی ہے، میں اس پہ چاہوں گی کہ بے شک اس کیلئے ہمیں اس بات کی خوشی ہے کہ ڈیولپمنٹ، لوکل گورنمنٹ کو پیسے

دینے کے باوجود بھی جو صوبے کا ڈیو بلیمینٹل بجٹ ہے، وہ Almost وہی ہے جو پچھلے سال تھا، 100 بلین روپے تک صوبے کا بجٹ ہے، 40 بلین یہاں پہ چلا گیا لیکن اب یہ Realistic figures آنے کے بعد پتہ چلے گا کہ یہ Actual کیا پوزیشن ہے؟ تو ان الفاظ کے ساتھ جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں، مجھے یقین ہے کہ اس میں جو ہم نے تجاویز دی ہیں، فنانس منسٹر صاحب اس کو دیکھیں گے اور فنانس بل میں وہ اس کے مطابق ترامیم ضرور لائیں گے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: کریم خان اور پھر اس کے بعد معراج بی بی۔

جناب عبدالکریم: شکریہ جناب سپیکر صاحب چہ ما لہ مو موقع راکرہ چہ پہ بجت 2015-16 باندی د خپلو خیالاتو اظہار او کر مہ۔ ټولو نہ ورو مہے خو هغه بنی خبری چہ کوم پہ بجت کبني زما پہ نظر تیري شوې دی چہ هغې کبني لوکل گورنمنټ سسټم د پارہ کوم اماؤنټ کيبنودلے شوے دے، دا Appreciate کوؤ۔ دې سره سره چہ اپ گريديشن کبني او ملازمينو د پارہ 10% کوم اماؤنټ کيبنودلے شوے دے، دا هم Appreciate کوؤ۔ ورسره ورسره زما په خیال د دې بجت او دوه وروستنی تیر شوی بجهونه خو عام انسان ته، عام سړی د پارہ څه فائده نه ده رسیدلې، د هغې وجه څه ده؟ د هغې وجه دا ده چي ډيپارټمنټس کوم خپل اعداد و شمار راوړي، هغه چي د هغه پيسو کومې طريقي سره Breakup ورکړي خو د هغې چي کوم Return راځي، کومې پاليسياني چي هغې کبني کومې جوړې شي نو د هغې فائده بيا عام سړی له نه رسي۔ زه به مثال دا ورکړم په ايگريکلچر سيکټر کبني چي زمونږه ايگريکلچر د پارہ فنډ مختص شي، تاسو يقين اوساتي چي زمونږ په صوبه کبني د جوار او د غنمو نه علاوه داسې يو تخم نشته چي هغه زمونږه ايگريکلچر ډيپارټمنټ Produce کوي، ټول کې پی کې Imported seed استعمالوي، که هغه د چين نه راځي، که هغه د انډيا نه راځي که د کوم ملک نه راځي، پکار خو دا ده چي زمونږه Basic seeds چي دا خو ايگريکلچر ډيپارټمنټ د هر قسم چي کوم زمونږ پيداواري صلاحيت چي کوم زمونږ د زمکو دے، د هغې مطابق هغه زميندار ته خپل دغه له رسوله، دا دومره لوټې بجت چي دې له مختص شي، Returns هغه حساب سره عام سړی له فائده نه رسي۔ جناب سپیکر صاحب! د دې سره منرلز اينډ مائنز، د دې د پارہ هم

په هر بجهت كښنې كافي خطير رقم ورته كيښودلې شي خونن كه مونږه اوگورو نو زمونږه هم هغه زور او فرسوده نظام روان دے، زما خيال دے چې دوه ورځې او شوې چې په بونير كښنې يو حادثه شوې ده او غر راپريوتو، ولې چې مونږ په Manual طريقو سره روان يو، زما دا خواست دے چې كله هم داسې څيزونه جوړېږي نو د جوړيدو په وخت كښنې په دې پاليسيانو كښنې د دې ايم پي ايز، د دې هائوس د ممبرانو كنسلټيشن ضروري دے چې د هغې فائده عواموله اورسي۔ په مائز او منرلز كښنې زمونږ په حساب په گریناټيت كښنې، په ماربل كښنې، دغه شان مونږ سره چې نور كوم منرلز دي، كله چې دا د مائز نه راوځي، د دې 70% نه 80% پورې Losses كېږي۔ جناب سپيكر صاحب! په انرجي او پاور كښنې زمونږه وروستني دوه بجټونو كښنې، يو كښنې مونږ بنودلي دي چې 677 ميگاواټ انرجي ايند پاور كښنې چې دا به مونږه كنسټرڪټ كوؤ او دا به مونږ له 675 ميگاواټ به په 2013-14 مالي سال كښنې بنودلې شوي دي۔ بيا 670 ميگاواټ دا په 2014-15 كښنې كه مونږ دا اوگورو مونږه د دې End result، د دې Breakup پكار دے، د دې صحيح خپل وسائل چې دي، صحيح استعمالول او د دې عواموله فائده۔ دغه شان جناب! واټر سيڪټر، ايريگيشن سيڪټر كه مونږه اوگورو چې الله مونږ له دومره ډيرې اوبه راكړې دي چې ځانې په ځانې ترې مونږ فائده اخستې شو، داسې ندي نالې دي، كه د هغې نه مونږه سولر سسټم باندې لفيټنگ او كړو نو ون تائم په دې باندې دا خرچ دے او د دې هغه حاصلات ټول عمر د پاره دي۔ دغه رنگ زمونږه، زه به د خپلې ضلعي مثال وركړم چې مونږ سره دوه ميگا پراجيكتس په صوابي كښنې په ايريگيشن كښنې دي، يو پيهور ايكسټينشن، او ډير افسوس سره وايمه چې بجټ 2013-14 كښنې هم راغلل، بيا په 2014-15 كښنې هم راغلل او نن بيا په 2015-16 كښنې هم راغلل خو Practically لا هيڅ نه دي راغلي۔ جناب سپيكر صاحب! كه داسې حالات وي نو زما پوره يقين دے چې دا به په 2016-17 كښنې هم راشي او بيا به په 2017-18 كښنې هم راشي خو دا ارمان به نه زمونږه پوره شي او نه د هغې غريب زميندار، زه دا دعوي سره وايمه چې دا وروستني دواړه بجټونه او دا، دې درې بجټو كښنې په ايريگيشن سيڪټر كښنې چې د Irrigate كولو د پاره څومره انويستمنټ

شوعے دے او د هغې په End result باندې چې خومره ايریگیشن به کیری، خومره ایریا به Irrigate کیری، د هغې د ټولو نه زیاته ایریا چې ده هغه په پیهور ایکستینشن دو لاکه 25 هزار کنال زمکه چې ده، دا صرف دغه یو منصوبه دغه کوی۔ زما تاسو ته هم دا درخواست دے او زما ايریگیشن منسټر ته اوزه به ان شاء الله سی ایم صاحب سره هم دا ډسکس کومه چې کومې منصوبې تاسو سره پائپ لائن کبني دی، هغه رالندې کړئ، د هغې فنا سنګ، دا خو ایشیشن ډیویلمنټ بینک فنانس کوی، دا رالندې کړئ، د دې ټیکنیکل خبرې رالندې کړئ چې د دې End result دغه له اوسې، هم دغه رنگ په پی ایس ډی پی کبني زمونږ د صوابی پیهور مین کینال چې نن زمونږه د علاقې زمیندار په اوبو پسې اخباراتو کبني او ستاسو په نالچ کبني هم دا خبره ده، په پی ایس ډی پی کبني څلور اربو روپو پراجیکټ لارو، دا تاسو اخر خومره Pursuance کوئ؟ اوئے کړو تر اوسه پورې د هغې هیڅ ریزلټ نشته، مونږ له پکار دی، ډیپارټمنټ له پکار دی چې 'کنسرند' زمونږه ایم این ایز دی هلته، یو ایم این اے تر اوسه پورې په پی ایس ډی پی کبني د خپلې صوبې خبره نه ده کړې، د هغې وجه څه ده؟ د هغې وجه دا ده، که د بل چا نشته نو د گورنمنټ هغه ایم این ایز خوشنه دے کنه، پکار ده چې هغوی استعمال شی، هغه سینیترز استعمال شی، تر اوسه پورې دا دغه وائیند اپ نه دے، شے روان دے چې پی ایس ډی پی کبني زمونږ د پراونس دا پروگرام چې دے، دا پرې مناؤ کړی۔ نن ما په اخبار کبني او کتل چې په پی ایس ډی پی کبني د سینیت نه په فلانکی شی باندې دغه اوشو او هغه به شاملیری۔ محترم سپیکر صاحب! زما دا خواهش دے چې مونږه دا شے Collectively pursue کړو، دا اوگورئ نن دا دومره نیمه اسمبلی نن نشته، نن هغه د صوبې یو اهم خبره باندې چې په هغې باندې ټول کال مونږ دې یو ورځ له صبر کوؤ، نن هغې کبني نشته، ورومبی ډیره د افسوس خبره ده، مونږه ټولو له پکار وو چې مونږه دیکبني حق ادا کړے وے او دوئ په هره طریقه مونږه هاؤس ته راوستے وے۔ جناب سپیکر صاحب! دوه څیزونه، ایجوکیشن سیکټر او هیلتھ سیکټر کبني په War footing باندې خبره شوعے وے چې یره مونږ به جنگی بنیادونو باندې دیکبني کار کوؤ نو کار خوروان دے جی، بې شکه د دې نه

انکار نشتہ خو عام سڀري له به فائده کله رارسي؟ دغه ځائي زما خبره دوباره هغه ځائي له راغله چې عام بنده له به د دې فائده کله رارسي؟ نن که تاسو اوگورئ په سکولونو کښې په پينځه زره روپي باندې ټيچر راوړي او هغه ماشومانو ته سبق بنائي، آيا حکومت سره د بڼه ټيچر Arrange کولو د پاره Temporary grant ورته او وايي يا Temporary تنخواه ورته او وايي، لس زره، پينځلس زره Fix کولې نشي چې هغه د سکول ماشومانو له بهترين ټيچر Available کړي څنگه چې په پرائيويت سکول کښې Available دي؟ تهپيک ده چې تاسو ئه نشي کولې Immediately، هغه پراسيس اوږد دے، منو دا چې کوم ټيچرز راغلل، بڼه ستاف راغلو، هغه به راروان وخت کښې بڼه ريزلټ بنائي خو چې کومه Deficiency دې وخت کښې ده، هغه هم Cover کول غواړي۔ 120 ستوډنټان زما په کلي کښې د جينکو که تاسو د هغې ريزلټ اوگورئ، هغه ډير زيات خراب دے، زما چې کوم انفارميشن دے نو زمونږ په وخت کښې په 33% باندې پاس کيدل او نن سبا چې دے نو هغه په 18% باندې دے، چې ماشوم 18% واخلي بس نورې ورسره په Pen برابر کړي، ولې چې بره پراگريس غواړي چې يره ستاسو د سکول ريزلټ بڼه نه دے نو ريزلټ ورته بڼه کړي او نور د هغې څه ثبوت نه وي۔ جناب سپيکر صاحب! دغه رنگ هيلته ډيپارټمنټ، زه به دا او واييم چې پراگريس شته دے خو په کاغذ کښې شته، زما په حلقه کښې درې هسپتالونه دي، کيټگري سي، دوه آر ايچ سيز، هغه چې څومره Slow روان دي نو زه خود هغې نه وينم، زمونږ په صوابي کښې چې کوم د هسپتالونو حالات وينم چې دا څومره Slow دے، زه خود او واييم چې نن پرائيويت سيکټر تاسو له لاس مخامخ کړے دے، ولې تاسو پاليسي نه جوړوي چې په دې ايچ کيو کښې دا ټول تاسو سره څومره ډسټرکټ هيلد کواټرز هسپتال دي، کمپليکس دي، هغوی خو درته مشينري Available کوي، هغوی ايم آر آئي اخلي، هغوی سټي سکين اخلي، کښيني ورسره يو پاليسي جوړه کړئ، يو طريقه کار خو نن درې بجته تير شو او دا دوه گورې راروان دي او کهاته بيا ختمه ده، نو مهرباني او کړئ چې دې خبرو له سپيد وړکړئ، پريکټيکل ئه کړئ چې خلقو له د دې دغه ملاؤ شي۔ ډيره مهرباني، شکريه۔

جناب سپیکر: میڈم معراج!----

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اس کے بعد مظفر سید صاحب! آپ اپنی۔

محترمہ معراج ہمایون خان: ڊیرہ مہربانی، سپیکر صاحب۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ د تہولو نہ مخکبني خو مبارکی حکومتی بنچز تہ خاصکر مظفر سید صاحب تہ، فنانس منسٲر تہ چي دوی بجت اناؤنس کرو، پیش کرو او د هغوی د طرف نہ خو هغه ڊیر بنه بجت دے او ڊیر محنت ئے په هغې باندي کرے دے او ڊیر بنه ظاهري طور باندي خو ڊیر بنه خیزونه پکبني شوی دی څنگه چي لوکل گورنمنٲ تہ Allocation شوے دے، کافی لوٲي او بیا تنخواگانې چي څنگه سیوا شوی دی خو که غور سره او کتلي شی نو چي څنگه زما نورو ممبرانو دلته کبني او وئیل او سکندر خان چي څنگه تفصیلی په دي باندي خبري او کړي چي د بجت هغه Main principles چي کوم دی، اولئے Principle چي دے نو هغې تہ ئے خو هډو خیال شوے نہ دے۔ بجت خو چي جوړی نو اول خو بنده خپل ریسورسز بنائي چي ما سره په لاس کبني څه دی ریسورسز؟ نو د لاس هغه ریسورسز مونږ تہ نه بنکاریری چي Actual مونږه سره څه دی؟ خو هغه فرضی فگرز چي دی نو هغه بنه ڊیر راغلی دی او د هغې په Basis باندي مونږ له ئے یو بجت تیار کرے دے چي تاسو له به دا او کرو، تاسو له به دا او کرو، تاسو له به دا او کرو او خلقوله به دا او کرو خو هغه فرضی فگرز چي کوم دی او چي کوم دغه راغلی دی، سٲیسٲکس چي کوم راغلی دی، یو خودا ده، یو خو هغه دا Show کوی چي هغه مخکبني هډو استعمال شوی نہ دی، په هغې کبني هم %33 لکه ایجوکیشن یادوی، داسي %32 هیلتھ والا، دغه شان چي څنگه انیسہ بی بی او وئیل د Pro-poor والا چي کوم Allocations وو، هغه نہ دی استعمال شوی، نو بنده سوچ کوی چي د دي وجه به څه وی، Either دا Political interference وو، ایم پی اے صاحبان یا وزیران صاحبان چي وو، هغوی حاوی وو او هغوی هغه بجت لگولو تہ نہ وو تیار او هغوی خپل هغه من مانی کوله نو ځکه نہ لکیدل یا دا حکومتی افسران چي کوم دی، ډیپارٲمنٲس کبني چي کوم ناست دی، لائن

ڊيپارٽمنٽس ڪمپني، د هغوى نااهلى ده، د هغوى Incompetence دے چي هغه بڄت يوتيلائز ڪيري نه، د هغوى سره آئيڊيا ز نشته، د هغوى سره ويژن نشته، د هغوى سره سوچ نشته چي د دې صوبي د پاره څه پڪار دي او څه به مونږه ڪوڙ؟ نو ڪه دا صورتحال وي چي بڄت نه استعماليري او بيا هم مونږه تنخواگاني سيوا ڪوڙ نو ڊيره بنه خبره ده، زه ئے مخالفت نه ڪوم، زه مبارڪي ورله وركومه چي حڪومتي افسران چي دي، هغوى به بنه شي، لږ ژوند به ئے زيات بنه شي خو ڪه هغه مونږه Compare ڪرو، مزدورانو سره ليبر ڊيپارٽمنٽ سره او ڪرو چي ليبر ڊيپارٽمنٽ زما خيال دے چي مونږه له پڪار ده چي ڊيرا هميت مونږه ورله وركرو، د ليبر ڊيپارٽمنٽ هغه Allocation چي دے، هغه هڊو سيوا ڪيري نه، دا دريم بڄت زه Attend ڪوم او د دې نه مخڪمپني هم زما خيال دے ڪه وو نو هغه به هم دغه شان وو، نو ليبر ڊيپارٽمنٽ چي ڪوم مزدور باندي اثر ڪوي، دا ځل هڊو د مزدور د تنخوا سيوا ڪولو پڪمپني هڊو ذڪر نشته دے۔ پروسر ڪال ئے وئيڻي وو چي پندرہ هزار به ئے ڪرو، بيا ئے هغه واپس واخستله خپله فيصله، نو نورو، وفاق ڪمپني هم سيوا شوله، هغوى ديارلس زره ته ڪرله، جناب سپيڪر صاحب! پنجاب ڪمپني هم هغوى ديارلس زره ته ڪره، دلته زمونږه صوبي پوره هغه نظر انداز ڪرل، نو هغه په لس زرو باندي خبره به انبنتي وي او دا خبره د څومره ڪالو نه راروانه ده او بيا چي Actual fact اوگوري نو بيا هغه لس زره هم هغي عاجزانو ته نه ملاويري۔۔۔۔

جناب سپيڪر: (اراڪين اسمبلي سے) تھوڙا ھاؤس ڪا خيال رکھين۔ پليز، آپ۔۔۔۔

محترمہ معراج ھاڀون خان: يو لس منٽه د ھاؤس ما ته دغه او ڪري، زه به ڊير وخت نه اخلمه، بس هسي هم ختميدو والا دے۔

جناب سپيڪر: (اراڪين اسمبلي سے) يہ تھوڙا توجہ ڏيں، آپ توجہ نہيں ڏيڻ گے تو پھر نہيں ھوگا اس سے۔

محترمہ معراج ھاڀون خان: نو زمونږه هغه دومره لويه طبقه چي ده، هغه به آباده شي۔ هغه ليبر ڪمپني چي زمونږه څه %29 په ڪور ڪمپني دننه زنانه او سڀري چي دي نو مزدوري ڪوي، هغوى له ئے توجه نه ده وركري۔ زمونږه ليبر ڪالونيز ڪمپني

پارکس نشته، لیبر کالونیز کینې سخا گند، دغه دی، هغې له توجه نه ده ورکړې شوې۔ دغه پینځه پراجیکټس بنائې هر کال، هغه پینځه پراجیکټس بنائې، وائی درې زاړه پراجیکټس دی او دوه به مونږه نوی ورسره کوؤ نو چې دا ډیپارټمنټس څه کوی؟ منسټر صاحب دې ډیپارټمنټ ته هډو کتلی هم نه دی چې مونږه د دې مزدورانو د پاره څه اوکړو۔ بله چې یو لویه طبقه بیا نظر اندازه شوې ده، هغه بیا زاننه ده۔ هر ځلې مونږه دا پوائنټ آؤټ کوؤ، هر ځلې مونږه دا وایو چې زاننه د پاره دې بجهټ کینې څه دی؟ که تاسو د سوشل ویلفیئر سره چې مونږه نتهی کړی یو، Social Welfare, Special Education, Zakat and Women Empowerment Department، په اخری سر کینې مونږه راخو نو که تاسو هغه پینځه اربه ایبنودی دی، که هر څومره مو ورله ایبنودی دی نو هغې کینې که هغه Equal هم ډسټری بیوشن کوی، دې څلورو کینې نو زمونږه حصه پکینې څومره راغله؟ بیا تاسو فخر کوئ چې مونږه د Women Empowerment Policy approve کړه، Women Empowerment Policy لاندې خو بیا ډیرې ډیرې وعدې اوشولې کنه د زانو د پاره نو دې بجهټ کینې خو هیڅ هم نه بنکاربرې چې Allocation شوی دے۔ هان، چې یو دومره غټه زمونږه اداره جوړه شوې ده او د هغې د پاره مونږه اتانومی غواړو Commission on the Status of Women، د هغې د پاره هډو هیڅ Allocation هم نه دے شوی، لس روپئ پکینې هم نه دی ایبنودې شوې، نو د دې نه پته لگی چې د بنځو Importance، دې حکومت کینې د بنځو Importance دې دوه دریو کالو کینې څومره رااوچت شولو، څومره رااوچت نشولو، نو دا دوه طبقې چې تاسو اوکړئ نو دا یو Proof دے چې د مزدور تاسو خیال نه ساتی، مزدور مو نظر انداز کړے دے، بنځې مو ټولې نظر اندازې کړې دی نو دا یو Proof دے چې دا د Pro-poor بجهټ نه دے، دا د خانانو بجهټ دے، دا د غټ غټ زمیندارانو بجهټ دے، دا د ډیر غټ بزنس مینانو بجهټ دے، دا د هغې خلقو بجهټ دے چې تراوسه پورې کوم مونږه باندې حکمرانی کوی او مونږه ئے داسې لاندې ساتلی یو۔ دغه Reflection دے په ایجوکیشن کینې هم، ایجوکیشن تاسو وایئ چې ایمرجنسی ده او زمونږه ټول انحصار چې دے او ټول چې چینج، زمونږه د تبدیلی هغه ایجنډا

چي ڪومه ده، هغه په ايجوڪيشن باندې Base ڪوي خو ڪه د ايجوڪيشن بجٽ اوگورئ نو هغه دا ځل بنڪنه راغله دے بجائے د دې نه چي سيوا شومے وے۔ تههڪ ده تاسو هغه فگرز به سيوا بنايي خو دا Actual percentage چي ڪوم، دے د ايلمنٽري ايجوڪيشن، هغه د 35% نه Reduce شومے 34% ته، 17% overall increase تاسو بنايي خو Actual چي ڪوم دغه Ratio ده Rest of the budget نو هغه مونڙه 34% ته راغلي يو، يو پرسنت ڪم شومے دے۔ دغه شان Overall د ايلمنٽري، بنه جي د ٽولو نه بيا لويه خبره دا ده چي هغه تاسو تنخواگاني سيوا ڪري، پروسر ڪال موپڪبني مانينٽنگ دغه راوستلو نو مخڪبني به چي وو نو 76% بجٽ چي به وو نو هغه به په تنخواگانو ڪبني لارو د ايلمنٽري اينڊ سيڪنڊري ايجوڪيشن، دا ځل 90% ته اورسيدو، 10% نان ڊيولپمنٽل او د ماشومانو او د سٽوڊنٽس ڊيولپمنٽ د پارھ پاتي شو نو دا څنگه، ڪوم تک دے؟ زه په دې باندې نه پوهيرم چي هغه ايجوڪيشن ڊيپارٽمنٽ Deliver ڪوي هم نه، خو تاسو تنخواگاني دومره سيوا ڪري چي هغه 90% ته اورسولي او چي ڪوم پاتي شوې لږ غوندي، هغي ڪبني هغه ٽڪري پاتي شوې او هغه به تاسو سڪولونه ته ليري او هغه به تاسو له انستي ٽيوٽ، دومره انستي ٽيوشنز دي د دې ڊيپارٽمنٽ سره۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر جناب سپيڪر نے ٽائم ختم ہونے پر گھنٹی بجائی)

محترمہ معراج ھايلون خان: بورڊ دے، Curriculum دے، هغه دے هغه به ڪوي۔ سيڪنڊري ايجوڪيشن ڪبني فوڪس دا ځل تاسو زيات ورڪري دے سيڪنڊري ايجوڪيشن له، پرائمري مو Neglect ڪري دے حالانڪه اوسه پوري زمونڙه 60% نه لاندې، زمونڙه ايله 53% انرولمنٽ دے اوسه پوري په پرائمري ايجوڪيشن ڪبني Which is very low one, I am feel a shame even of The share of Elementry and Secndry Education ،saying this Develpment Expenditure چي دے نو هغي ڪبني هم ڪمے راغله دے جي د 11.3% نه، مخڪبني 21% وو دا ځل 11.3% دے نو دا خو ڊير Sharp، ڊير Steep decline دے د ڊيولپمنٽ بجٽ، نو سڪولونه به څنگه جوڙيري، انستي ٽيوشنز به څنگه جوڙيري؟ دغه شان هيلته ڪبني هم Health another لوئي

سیکٹر چي کوم عام انسان چي دے نو Affect کوی، د هغوی شیئر که او گورئ نو هغه چي دے هیلتھ والا Decline شومے دے، د 10% نه هغه راغله دے 8.8% ته، نو خبر نه یم چي دا خنکه نور هسپتالونه به نه جوړیږی، نور فری میډیسنز به نه ورکړے کیږی؟ پیرامیدیکل زموڼږه دغه شان حال دے، هغه کړے دے او بیا لویه خبره دا ده چي تنخواگانې سیوا کوئ او Capacity نه Build up کوئ او د ایجوکیشن ډیپارټمنټ ټریننگ، د ټیچرز ټریننگ د پاره مو دومره وړوکه غوندې دغه ایښودے دے 1.3 percent of the whole budget goes to teachers training، په کوم باندې چي ټول انحصار دے چي کوالټی به زموڼږه Improve کوی نو دا ډیره د افسوس خبره ده چي دا څیزونه به ټول Correct کول غواړی نو هله به وایو موڼږه۔ د چائلډ لیبرز د پاره هیڅ هم نشته چي چائلډ لیبرز به موڼږه یا ایجوکیشن ډیپارټمنټ یا لیبر ډیپارټمنټ چي سرک باندې ما شومان دی او دا چي دی، چي دا به موڼږه خنکه Catch کوؤ، دا به موڼږه خنکه راولو؟ Homebased هغه ما مخکښې نه دغه اوکړو، بیا موڼږه څه کوؤ، یو گروپ د فیمیل لیکچرز چي هغوی هر وخت راځی او دلته کښې ناست وی، په اسمبلئ کښې ناست وی او هغوی هائر ایجوکیشن ډیپارټمنټ سره څومره ځلې Engage کړل، Employ شوی دی په دیکښې، د پراونشل گورنمنټ په دغه کښې راغلی دی او بیا لگولی ئے دی هلته په فاتا کښې، نو خنکه سکندر خان چي ذکر اوکړو چي دې فاتا سرخوړلی لږ غوندې څه دغه اوکړی، څه بند اوکړی چي د دې Concrete څه دغه راشی چي فاتا چا سره ده، چا سره نه ده، ځکه چي په موڼږه باندې د هغوی Dependence دے په ډیرو څیزونو باندې، نو چي زموڼږه جینکئ لارې شی، هلکان لار شی، هلته ایمپلائمنټ ورته ملاؤ شی او هغوی بیا بالکل Ignore کیږی او هغوی بیا بالکل د خپل دغه نه ئے او بڼکلی وی، د خپل ریکارډ نه ئے هډو او بڼکلی وی نو دا ډیره د افسوس خبره ده، نو هغه ټیچرز چي دی، هغه لیکچرز چي دی نو د هغوی د پاره څه دغه اوکړی۔ منیجمنټ سائنسز تاسو ایله، منیجمنټ سائنسز او د سائنس پکار ده چي موڼږه څومره پرموت کړو نو هغه کم دے، هغې له تاسو دوه ایښودې دی، یو مو ډیر کښې ایښودے دے او داسې لگي چي دا ځل ټول فوکس چي دے نو ډیر ما ته داسې لگي چي ډیر صرف

اپر دیر دے ، خکھ چہی ہر خہ خہی اپر دیر تہ ، لوئر دیر کبہی خہ پرا بلم بہ نہ وی ،
ہغہی کبہی بہ ہر خہ تہیک وی۔

جناب سپیکر: شکر یہ جی، مختصر کریں، پلیز۔

محترمہ معراج ہمایون خان: پیرہ مہربانی۔

جناب سپیکر: جناب مظفر سید صاحب!

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): شکر یہ جناب سپیکر صاحب۔ میں آپ کا، تمام ایوان کا، بہن بھائیوں کا اور اس ہال میں موجود تمام دوستوں کا، ساتھیوں کا، ذمہ داران کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اس بجٹ کے حوالے سے پورے اطمینان کے ساتھ اپنی اپنی ذمہ داریاں پوری کی ہیں اور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، بشمول سیکورٹی ساتھیوں کے اور آج اس بجٹ کے سیشن پہ مختلف دوستوں اور ساتھیوں نے اپنی تجاویز بھی دیں اور اپنے اچھے خیالات کا اظہار بھی کیا اور سب سے پہلے میرے پڑوس کے میرے بزرگ جناب حاجی بخت بیدار خان صاحب نے بات کی، میں ان کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اپنی تجاویز بھی دیں اور دھیمے دھیمے الفاظ میں اپنا گلہ بھی کیا لیکن وہ واقعی میرے پڑوس میں ہیں اور میرے بزرگ ہیں اور وہ اس سسٹم کا حصہ بھی رہے ہیں اور ان کو اندازہ بھی ہے کہ بعض چیزیں، بعض سیکیمیں Ongoing ہوتی ہیں اور بعض اس سال دی جاتی ہیں، تو ایک تو انہوں نے جو بات کی تلاش بائی پاس کی، تو یہ گزشتہ Ongoing scheme ہے وہ اسی سال، جس وقت میں فنانس منسٹر بھی نہیں تھا، ان کو یہ بھی اندازہ ہے کہ یہ ساری سیکیمیں پی اینڈ ڈی سے آتی ہیں، فنانس کا As such اس میں وہ نہیں ہوتا لیکن یہ Ongoing schemes ہیں اور واقعی انہوں نے جس چکر رہ بائی پاس کی بات کی تو یہ ان کا نہیں، بلکہ ہم سب کا اور پورے ڈویژن کا ہے، تو اچھی توجہ انہوں نے دلائی اور ایک مناسب موقع پہ یہ ہم سب کا فریضہ ہے کہ اس کو ہم خاطر میں لائیں اور اس کو Reflect کریں کیونکہ یہ واقعی پوری قوم کی ضرورت ہے۔ جہاں انہوں نے بات کی تو ساتھ اس اے ڈی پی کی کتاب میں میرا اور ان کا حلقہ ایک جیسا ہے، بالکل اکٹھے ہیں اور ان کو ان شاء اللہ اگر موقع ملا تو اپنی سکیمز میں ان کی جو Allocations کی گئی ہیں، ان کا جو Estimate لگایا گیا ہے تو ان کے دو تین روڈز اس میں شامل ہیں جس کا میرے خیال میں One fifty کچھ اس کا وہ ہے، ساتھ میرے بھی دو پورشن کے روڈز ہیں جس کیلئے Eighty, Eighty کا وہ تخمینہ لگایا گیا ہے تو یہ Eighty, Eighty ملا کے 140 بن جاتے ہیں اور

بخت بیدار خان کا صرف اکیلے 135 بن جانا ہے اور وہاں Reflect ہیں، بہر حال اس میں ان شاء اللہ میں ان کے ساتھ ہوں اور اس پہ آگے پیچھے جو بھی ہو سکتا ہے تو ان شاء اللہ ہم اس کو سپورٹ کریں گے، کوئی ایسی بات نہیں ہوگی۔ انہوں نے یکساں نظام تعلیم کی بات کی، انہوں نے سرکاری ہسپتال اور اس میں اپنی تجاویز دیں، یہ واقعی ان کی یہ سوچ اور یہ فکر اور یہ ٹھیک ہے، میں نے بجٹ سپینچ میں بھی کہا تھا کہ یہ پرانے وقت سے جو آرہے ہیں گورنمنٹ سکولز میں، پرائمری سکول جی پی ایس میں، گریڈ جی پی ایس ہو یا پرائمری سکول ہو، اس میں دو کمرے ہو کرتے تھے اور اس میں Sanctioned posts دو ہو کرتی تھیں، اب حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ یہ چھ کمرے ہوں گے اور اس میں پوسٹیں بھی زیادہ ہوں گی۔ انہوں نے یہ بات اپنی جگہ پہ کی ہے کہ اس سے بچوں کا معیار تعلیم بڑھے گا اور اچھا ہو جائے گا تو یہ اچھی بات ہے کہ باؤنڈری وال اور اسی طرح تمام پہ ایک قسم کی ہم نے توجہ دی ہے۔ انہوں نے یہ بات بھی کی کہ پرانے زمانے میں جتنے پرائمری سکولز ملتے تھے، اب کم ملتے ہیں تو یہ بات بھی ان کی صحیح ہے لیکن یہ ہے کہ ایک وقت تھا کہ یہ تمام گاؤں تک پہنچ جاتے تھے، اب چونکہ وہ سلسلہ اور ان کو اپنے ریپورٹس اور یہ اندازہ ہے، تو بعض ضروریات تو پوری ہو چکی ہیں، جو اب Need basis پہ ہم اس کو Basic facilities دے رہے ہیں تو میرے خیال میں اب بھی ایسے علاقے ہیں کہ وہاں پہ سکولوں کی بھی ضرورت ہے اور خاصکر فیملی، گریڈ، بچیوں کی سکولوں کی ضرورت ہے، تو میں اس سے اتفاق کرتا ہوں، ان شاء اللہ اپنے وسائل کو دیکھتے ہوئے اس میں بھی ہم وہ کریں گے اور ساتھ ساتھ انہوں نے ایل آر ایچ اور یہ بات کی کہ بس وہی پرانا ہسپتال ہے لیکن یہ ہے کہ ان میں اندر سے کام بھی ہو رہا ہے، اس میں وارڈز بھی بن رہے ہیں اور آر ایچ سیز کو بھی اپ گریڈ کیا جا رہا ہے، بی ایچ یوز کو بھی اپ گریڈ کیا جا رہا ہے اور ہر تحصیل میں جو کہ خان صاحب کی اپنی تحصیل میں، چکدرہ میں ایک بہت بڑا ہسپتال بنایا گیا ہے اور اسی طرح گل آباد میں بھی ہسپتال ہے اور اسی طرح دوسرے اس کے جو بی ایچ یوز، آر ایچ سیز ہیں اور اسی طرح تمام علاقوں میں، اس پہ توجہ دی جا رہی ہے، گو کہ یہ سپیڈ اور بھی زیادہ کرنی چاہیے، تو تجویز اچھی ہے ان شاء اللہ۔ سکندر شیر پاؤ خان صاحب نے جو بات رکھی تو میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں، اب تو وہ نہیں ہیں، انہوں نے مجھے مبارکباد دی اور ساتھ ساتھ حوصلہ دیا اور پھر رمضان المبارک کے حوالے سے اپنے Lenient view کا اظہار بھی کیا تو اچھی بات ہے کہ ہم روزے کا

احترام کرتے ہیں اور اچھی اچھی تجاویز ایک دوسرے کو دیتے ہیں اور اس کو میں آخر میں یہی پھر بتاؤں گا کہ ان شاء اللہ آئندہ آپ ساتھ رہیں گے اور ہم اکٹھے ان شاء اللہ اس کام کو آگے بڑھائیں گے، ان شاء اللہ اگر زندگی نے وفا کی تو آپ بھی ساتھ ہوں گے اور اس طرح انیسہ زیب صاحبہ اور بخت بیدار خان اور سارے تمام دوستوں کے Experience سے ہم استفادہ بھی کریں گے اور اس ٹیم کو بھی ان شاء اللہ آگے چلائیں گے۔ Facts and figures کی انہوں نے بات کی، تو یہ ہے کہ ہائیڈل پرافٹ کے حوالے سے جو ہم نے بات کی، ہم نے بقایا جات کے حوالے سے جو بات کی، یہ ہم نے کوئی فرضی بات نہیں کی ہے، یہ ٹیکنیکل کمیٹی اور پھر سب ٹیکنیکل کمیٹی اور پھر ذاتی طور پر اپوزیشن کا میں مشکور ہوں کہ انہوں نے اس معاملے میں موجودہ حکومت کے ساتھ انتہائی اپنے خلوص کا مظاہرہ کرتے ہوئے پارلیمنٹ کے سامنے بھی انہوں نے ہمارے ساتھ اپنا احتجاج ریکارڈ کرایا ہے، وہاں پہ ہمیں جو ایشورنس ملی ہے اور اس کے نتیجے میں جو دو دفعہ وہاں اسلام آباد میں میٹنگ میں شریک تھا اور پھر یہاں بھی ان کے انتہائی ذمہ دار ان جو یہاں پہ آئے ہیں اور ان کی فیڈرل گورنمنٹ نے جو ہمیں یقین دہانی کرائی ہے اور انہوں نے بالکل اس بات کو اصولی طور پر، In principle انہوں نے Agree کیا ہے، یہ کوئی ویسی بات نہیں ہے، ان شاء اللہ ہمیں اپنے بقایا جات بھی ملیں گے اور ہمیں ہائیڈل ڈیویلپمنٹ کے حوالے سے جو ہمیں وہ ہے، ہمارے بجلی کے حوالے سے، وہ تو میرے خیال میں کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ ہم نے کوئی فرضی بات کی ہے، یہ بالکل Facts and figures ہیں اور مجھے تو "پوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ" والی بات ہے، مرکز نے اس حوالے سے فراخدلی کا مظاہرہ بھی کیا ہے، آپ کے پریشر کے حوالے سے، آپ کے دباؤ کے حوالے سے اور آپ کی دلچسپی کے حوالے اور آپ کی Unity کے حوالے سے، وہ اس بات پہ مجبور ہیں کہ وہ آپ کا حصہ دیں گے، تو مجھے یقین ہے کہ آپ اس حوالے سے بالکل بے فکر رہیں، مجھے یقین ہے کہ وہ ہمیں اپنا حصہ بھی دیں گے اور ہماری جو Liabilities ہیں اور ہمارے ساتھ انہوں نے جو ناصافی کی ہے، اب تک ہماری جو Caped، جو Caped ہماری جو فریز شدہ ہے، ان کو بھی Uncap کریں گے ان شاء اللہ اور ساتھ ساتھ ہمیں اپنے Intime وہ ہمیں دیں گے تو اس حوالے سے آپ بے فکر رہیں۔ سیلریز کے حوالے سکندر شیر پاؤ خان نے جو بات کی ہے تو اس کو تو شاہ فرمان خان نے اپنی باتوں میں کلیئر بھی کیا ہے لیکن ساتھ ساتھ یہ ہے کہ یہ جو

دس فیصد سیلریز میں اضافہ کیا گیا ہے اور پچیس فیصد جو میڈیکل الاؤنس میں اضافہ کیا گیا ہے، 2011 اور 2012 کے جو ایڈہاک ریلیف الاؤنسز ہیں، اس کو تنخواہ میں ضم کرنا، ادغام کرنا، تو میرے خیال میں اور اسی طرح پی ایچ ڈی الاؤنس جو پہلے Linguistic کو نہیں دیتے تھے اور صرف سائنس سبجیکٹ والوں کو یہ ملتا تھا، اب ہم نے Across the board یہ فیصلہ کیا ہے کہ یہ تمام پی ایچ ڈی ڈگری ہولڈرز کو ہم دس ہزار وہ الاؤنس دیں گے۔ تو میرے خیال میں جو ہم نے انکریمنٹ کی بات کی ہے، ہم نے تنخواہ کی بات کی ہے، ہم نے اپ گریڈیشن کی بات کی ہے، ہم نے پروموشن کی یا ہم نے اس Incentive کی بات کی ہے تو کل ملا کے یہ 20% سے بھی زیادہ بن جاتا ہے، یہ تو ویسے تمام ملازمین اس پہ وہ قناعت پسند بھی ہیں، وہ مشکور بھی ہیں اور میں تو شکریہ ادا کرتا ہوں تمام کلاس فور کا، میری بہن معراج خالدہ صاحبہ نے جو بات کی، کل مجھے بعد میں پتہ چلا کہ کلاس فور ملازمین نے اور ڈرائیورز نے سینکڑوں کی تعداد میں اس بجٹ کو Appreciate کرنے میں انہوں نے خوشی کا جلوس نکالا تھا، بعد میں مجھے پتہ چلا تو میرے خیال میں ہم نے مزدوروں کو، غریبوں کو، ہم نے نچلے طبقے کے لوگوں کو، ہم نے گندم کے حوالے سے، پیچ کے حوالے سے، ہم نے ان لوگوں کو بڑا وہ دیا ہے کہ جس کا پوچھنے والا نہیں ہے۔ بے شک آپ کی بات اپنی جگہ پہ درست ہے لیکن یہ بجٹ ان شاء اللہ غریبوں کا ہے، اس میں غریبوں کو Focus کیا گیا ہے اور یہ جو ہم دوائیاں دے رہے ہیں، ہم جو علاج معالجے کی سہولیات دے رہے ہیں یا ہم جو Incentives دے رہے ہیں یا ہم جو ایجوکیشن کے حوالے Basic facilities اور Missing facilities دے رہے ہیں تو یہ غریبوں کیلئے ہیں، یہ مزدوروں کیلئے ہیں، یہ ان لوگوں کیلئے ہیں جو بڑے بڑے سکولوں میں نہیں پڑھ سکتے، وہاں ان کا وہ نہیں ہو سکتا تو میرے خیال میں کوئی ایسی بات نہیں ہے ان شاء اللہ، اس حوالے سے آپ بے فکر رہیں اور آپ ساتھ رہیں گے تو یہ مثبت تبدیلی اور مثبت انقلاب کی طرف اور مثبت تبدیلی ان شاء اللہ آتی رہے گی ان شاء اللہ العزیز۔ یہاں پہ عبدالمعتم صاحب نے بات کی اور انہوں نے اپنے حلقے کے حوالے سے، شانگلہ تو بہت بڑا نام ہے، شاید انہوں نے نہیں دیکھا، تو میرے خیال میں اس کے ان Grievances کو ہم مانتے بھی ہیں اور یہ اے ڈی پی تو ہماری Proposed ADP ہے، یہ کوئی فائنل تو نہیں ہے لیکن اس کے کوئی گلے شکوے ہیں تو وہ ایک بڑے ذمہ دار ساتھی ہیں، اس کو ہم سنیں گے بھی اور اس سے مشورہ بھی

کریں گے اور ان کی تجاویز پہ ان شاء اللہ، ان کو ہم اسی حوالے سے لیں گے تو ان شاء اللہ اس کو مایوسی بھی نہیں ہوگی اور ان شاء اللہ اس کو حوصلہ بھی ملے گا۔ آخر میں بہت ہی قابل احترام ہماری بہن انیسہ زیب صاحبہ نے جو بات رکھی تو وہ تو ایک Seasoned politician ہیں اور وہ ان Ups and downs سے خوب باخبر ہیں اور اسی لئے میں ان کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اس بجٹ کو الفاظ کی ہیرا پھیری نہیں سمجھا بلکہ انہوں نے اس کو ایک اچھے انداز میں، انہوں نے اپنی تجاویز ضرور دیں اور انہوں نے عوام کی Compensation کی بات کی اور ہیلتھ پہ بات کی، ایجوکیشن پہ بات کی اور انہوں نے گندم اور غریب اور تمام کو، انہوں نے ان کو Touch کیا، ہر پہلو کو انہوں نے Touch کیا تو ان شاء اللہ ہم ان کی تجاویز کو، بالکل ڈیٹیل میں نے بھی نوٹ کیا ہے، ڈیپارٹمنٹ نے بھی نوٹ کیا ہے اور اس کو ان شاء اللہ آئندہ، پالیسی کے تحت ان شاء اللہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کریں گے اور اس کو ہم آگے لے جائیں گے ان شاء اللہ اور اس کو ہم نظر انداز نہیں بلکہ ہم یہ تمام تجاویز اپنے لئے مشعل راہ ہی سمجھتے ہیں، تمام دوستوں کی، اور یہی ہاؤس کا حسن ہے کہ ایک بندہ بات کرے اور پھر اس کو ہم Analytically approach سے اور پھر Positive اس کو اکٹھا کر کے اور اس کو آگے لے جائیں گے۔ عبدالکریم صاحب جو میرے دوست ہیں، انہوں نے بڑی ڈیٹیل سے اپنے وہ، اور میں ان کا مشکور ہوں، پچھلے دو سال سے میں ان کو دیکھ رہا ہوں، ڈھائی سال سے کہ بڑی محنت کے ساتھ وہ کام کرتے ہیں، سوالات اور اپنے حلقے کی نمائندگی اور پھر ڈیٹیل اس پہ وہ بات کرتے ہیں، میں اس حوالے سے کہ انہوں نے پی ایس ڈی پی کے حوالے سے، ایم این ایز اور سینیٹرز سے جو گلہ کیا تو میرے خیال میں ایم این ایز اور سینیٹرز سے ہم بھی ریکویسٹ کریں گے کہ وہ اس صوبے کے نمائندے ہیں، وہ وہاں فیڈرل گورنمنٹ میں اپنا Input دے سکتے ہیں، وہاں پہ پریشر انز بھی کر سکتے ہیں، وہاں پہ لے بھی جاسکتے ہیں اور وہاں پہ وہ اپنے حقوق لے سکتے ہیں، تو واقعی پی ایس ڈی پی میں یہ کوئی میں سیاسی بات نہیں کر رہا ہوں، Ground reality یہ ہے کہ وہ ہمیں ہر سال ویسے یہ ایک دو تین منصوبے دیتے بھی ہیں پھر وہاں انویسٹمنٹ، پھر وہ Lapse بھی ہو جاتے ہیں، وہ 'ان ٹائم' خرچ بھی نہیں کرتے لیکن ہمارے کھاتے میں تو ایک کالم میں تو ڈالتے ہیں کہ صوبہ خیبر پختونخوا میں اتنے ہم نے پی ایس ڈی پی کے تحت پروگرامز شروع کئے ہیں اور اتنے منصوبے ہم نے Launch کئے ہیں اور یہ ہمارا منصوبہ

ہے لیکن سال کے اختتام میں اس کا زیر و پر سنٹ خرچ ہوتا ہے۔ تو میرے خیال میں یہ ہم نے بجٹ سپینچ میں بھی کہا ہے، ان کی بات سے بھی میرا اتفاق ہے اور ان شاء اللہ صوبہ خیبر پختونخوا کے ایم این ایز اور ایم پی ایز اور سینیٹرز سے ہم بات بھی کریں گے اور خاص کر جو ہماری حکومتی حکمران پارٹی کے لوگ ہیں تو ان شاء اللہ وہ بڑے Influential ہیں وہاں پہ، تو وہ بات بھی کر سکتے ہیں۔ انہوں نے پانی سے فائدہ اٹھانے کی جو بات کی، سولر سسٹم کی بات کی اور انہوں نے پرائیویٹ سکولز کا جائزہ دیا اور بڑی ڈیٹیل میں انہوں نے گورنمنٹ سکول کے حوالے سے بھی بات کی اور اس کے حوالے سے انہوں نے اپنی تجاویز دیں، تو یہ بات آپ کی اپنی جگہ پہ بالکل درست ہے، کس لئے درست ہے کہ گورنمنٹ سکول کے اندر ایک کلاس کے اندر 150 اور 160 لوگ ہوتے ہیں اور ایک ٹیچر ہوتا ہے اور وہ پھر، اب پرائمری سکول کا تو دوبارہ ذکر نہیں کرتا کہ وہاں بھی ایک مسئلہ یہ ہے کہ چھ کلاسز ہیں، دو ٹیچرز ہیں اور چھتیس سبجیکٹس ہیں تو Humanly یہ کیسے Possible ہے کہ ایک ٹیچر اٹھارہ سبجیکٹس کو، اٹھارہ پیریڈز کیسے پڑھائیں گے؟ تو اس کا پھر Output کیا ہوگا، اس کا پھر ریزلٹ کیا ہوگا، اس کا پھر Impact کیا ہوگا، ہمارے غریبوں اور ہمارے بچوں کو کیا حاصل ہوگا؟ تو اسی لئے حکومت اسی بات پہ سوچ رہی ہے اور ہم نے ان کی تنخواہوں کو بھی مزید اور ان کو مفت کتب، اور ان کو Basic facilities دیں اسی لئے تاکہ یہ Deficiency ہم دور کریں۔ پرائیویٹ سیکٹر کو بالکل آپ نے Encourage کیا، بالکل آپ نے بات بھی کی، میں بھی ان کو داد دیتا ہوں اور اسی لئے میں ان کو داد دیتا ہوں کہ انہوں نے ہمارے حصے کا بوجھ سر پہ اٹھایا ہے، ہمارے حصے کا بوجھ اور پھر کبھی ہمارے ڈیپارٹمنٹ یا ہماری طرف سے بالکل ان کو وہ حوصلہ افزائی نہیں ملتی پرائیویٹ سیکٹر کو جو ان کو دینی چاہیے کیونکہ وہ ہمارے لئے، اتنی فیبر بھی نہیں ہیں لیکن وہ ہمارے صوبے کو ایک Service provide کر رہے ہیں تو ہم ان کی بھی سرپرستی کریں گے، ان کی بھی حوصلہ افزائی کریں گے لیکن ساتھ ساتھ جو ہمارے اپنے، جس کا سٹیک ہولڈر گورنمنٹ ہے اور جو گورنمنٹ اس کو دے رہی ہے تو میرے خیال میں اس میں گنجائش موجود ہے Improvement کی بہت ہی زیادہ، Deficiency ہمارے ہاں ہے لیکن آپ اپنے صوبے کے وسائل کو بھی جانتے ہیں اور اپنے محدود محاصل کو بھی جانتے ہیں، ہم نے یہاں پہ ٹیکس کی بات کی کہ ٹیکس میں کوئی اضافہ نہیں ہوا ہے اور اس میں آپ نے یہاں پہ موٹو سائیکل کی بات

کی، میں نے تو یہ مناسب سمجھا کہ میں تھوڑا سا ڈیپارٹمنٹ سے ڈیٹیل میں معلوم کروں کہ ہم نے کتنے ٹیکسز لگائے ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ ہم نے کوئی ٹیکس نہیں لگایا، میں نے کہا کہ مجھے دکھادیں، انہوں نے کہا کہ ہمارا تمام ردوبدل سے جو ٹیکسز کا وہ اندازہ ہے، صرف سٹائیس کروڑ روپے سالانہ اس کا وہ بنتا ہے اور اسی وجہ سے ہم نے نیا ٹیکس نہیں لگایا ہے، ہم نے موٹر سائیکل پہ ٹیکس، ایک دفعہ جو موٹر سائیکل کا جو پرائیمری ایک شیڈول ہے کہ ایک ہزار یکمشت اور لائف ٹائم ہو، وہ داخل کرتے ہیں، اس کا جو ٹیکس Pay کرتے ہیں، اس کے علاوہ کوئی ٹیکس نہیں ہے۔ میں فلور آف دی ہاؤس پہ کہتا ہوں کہ اگر نیا کوئی ٹیکس ہے تو میں ابھی سے اعلان کرتا ہوں کہ اس صوبے میں اس بجٹ میں کوئی نیا ٹیکس نہیں ہے، اگر ہے تو میں نے ابھی سے معاف کیا، میں نے بالکل ابھی سے اس کو Exclude کیا (تالیاں) کہ کوئی بھی ٹیکس اس پہ نہیں ہوگا، مجھے دکھا کے دے دیں اور مجھے دے دیں، اگر کسی نے کہا کہ نیا ٹیکس ہے تو میں نے ابھی سے معاف کر دیا اس ٹیکس کو، اور اسی طرح میری محترمہ بہن معراج ہمایون صاحبہ جو بڑی ایکسپرٹ ہیں اور ایجوکیشن منسٹر بھی رہی ہیں اور میرے ساتھ ان کی میٹنگز میں گفتگو ہوئی ہے تو بڑی Valid اور بڑی اچھی اور ٹھوس تجاویز بھی رکھتی ہیں۔ انہوں نے اس بجٹ کے حوالے سے جو اپنی تجاویز دیں اور اپنے مزدوروں کی، خواتین کی اور بجٹ کے حوالے سے انہوں نے جو تمام باتیں، اپنی طرف سے کی ہیں تو اس کو ہم ایڈمٹ کرتے ہیں، اس حوالے سے لیکن بات یہ ہے کہ یہ جو تمام دوستوں کے اور تمام بہن بھائیوں کے اکٹھا اور مشترکہ ایک قسم کے سوالات، لیکن ایک بات جو آپ نے فنڈز کی یوٹیلٹیزیشن کی بات کی کہ کیا اس میں ایم این ایز ایم پی ایز کا کوئی دخل ہے یا محکمے کا کوئی Negligence ہے، تو میں اس حوالے سے ضرور یہ بات کہوں گا کہ آپ سوات جائیں، جہازیب کالج اور اس کی بلڈنگز کو اور سوات کے ان ہسپتالوں کی بلڈنگز کو دیکھیں جو والئی سوات صاحب نے اس وقت بنائی ہیں، اب اس وقت ٹھیک ٹھاک پوزیشن میں موجود ہیں لیکن جو میں نے بنائی ہیں، میری گورنمنٹ نے پھر بنائی ہیں تو ایک دو دفعہ وہ گری بھی ہیں اور اس کی بھی پھر 'ری کنسٹرکشن' اور یہ ساری چیزیں تو ہم کرتے رہتے ہیں، میرے خیال میں موجودہ حکومت نے اس کو اس طرف ایک توجہ دی ہے کہ ہم کنسلٹنٹس کو اسلئے لارہے ہیں تاکہ اس پہ اس کی مانیٹرنگ ہو، اس کو ہم Watch کریں اور اس کی کوالٹی کو ہم Ensure کریں، اس جذبے کے تحت، تو اس میں پچھلے ایک دو جو

سال سے یہ کمی تو ضرور رہی ہے کہ 'یوٹیلٹیزیشن' اسی انداز سے نہیں ہوئی ہے لیکن اس دفعہ کنسلٹنٹس نے بھی کام شروع کیا ہے اور چیف سیکرٹری صاحب نے، ساتھ ساتھ اے سی ایس صاحب نے، فنانس ڈیپارٹمنٹ نے، لائن ڈیپارٹمنٹس نے، تمام نے اپنی جگہ پہ اپنا Input دیا ہے اور انہوں نے کوشش کی ہے کہ اس کی مانیٹرنگ ہو، اس کی وہ Review meetings کریں، تو ویسے مجھے یقین ہے، انہوں نے جو ہمیں ایشورنس دی ہے کہ جون کے اختتام تک 90% More than ان شاء اللہ یہ 'یوٹیلٹیزیشن' ہوئی ہوگی ان شاء اللہ العزیز، تو واقعی یہ ہم سب کا مسئلہ ہے، یہ ہم سب کا مسئلہ ہے تو اس کو ہم ایوان کی طرف سے، اب بھی ہم اس کو ڈائریکٹ کرتے ہیں کہ جس کے Part پہ کوئی بھی Negligence ہو تو وہ ہٹا دے اپنے Negligence کو، اس کو دور کرے اور اس چیز کو Ensure کرے۔ پیسہ ان بچوں کا ہے، ان غریبوں کا ہے، ان مزدوروں کا ہے، ان لوگوں کا ہے، یہ روڈ بھی ان کا ہے، یہ سکولز بھی ان کے ہیں، یہ پبل بھی ان کے ہیں، یہ ہسپتال بھی ان کے ہیں، یہ سارے ان کیلئے ہیں۔ تو میرے خیال میں یہ صوبے کے عوام کے ساتھ انصاف ہو گا کہ ان کا پیسہ بروقت 'یوٹیلٹیز' ہو، بروقت Intime یہ وہاں پہ خرچ ہو تو یہ سارے ہاؤس کی Consensus ہے اس پہ، کوئی پوائنٹ سکورنگ کی بات نہیں ہے۔ میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے بات کی اور فائل کے حوالے سے آپ نے بات کی کہ ہمارے ٹیچرز وہاں یا ہمارے وہاں پہ تو ویسے بھی اب فائل کے حوالے سے ہم اپنے بھی مسائل میں گرے ہوئے ہیں لیکن فائل کے حوالے سے تو ہمیں بڑا سوچنا ہوتا ہے کیونکہ ہمارا پڑوسی ہے، وہاں پہ آپ جائیں، وہاں روڈز، وہاں سکولز، وہاں انفراسٹرکچر، وہاں امن و امان، لیکن وہاں پہ لوگ انتہائی دیانتدار اور وطن دوست لوگ ہیں، انہوں نے پاکستان کے دفاع کی جنگ لڑی ہے، بغیر تنخواہ کے ہمارے سپاہی ہیں، ہمیں چاہیے کہ فیڈرل گورنمنٹ بھی اس کی طرف اپنی توجہ دے اور ان کے ایف سی آر کا جو قانون ہے اور وہاں پہ ان کے ساتھ جو ظلم روا رکھا گیا ہے تو میرے خیال میں اس پہ Review کی ضرورت ہے تو ہم اس کے ساتھ ہیں۔ ہمارے لوگ جو وہاں جاتے ہیں تو ان کے ساتھ بھی وہی، تو اس حوالے سے گورنمنٹ اپنی جگہ ایک پالیسی بنائے گی، اس پہ سوچے گی کہ اس کے اور ہمارے درمیان اس حوالے سے ہم کیا توازن یا کیا بیلنس رکھ سکتے ہیں؟ تو میرے خیال میں اس پہ بھی میں سپیکر صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ بڑی اچھی تجویز ہے، اس حوالے سے آپ ایک کمیٹی بنائیں تاکہ

وہ ورک کرے اور اس مسئلے کا اس حوالے سے وہ کوئی حل نکال سکے۔ میں تمام دوستوں کا مشکور ہوں جنہوں نے بجٹ سپیچ میں حصہ لیا اور اپنی تجاویز دیں۔ میں آخر میں یہ بات ضرور رکھوں گا کہ میں اور ہم تو کوئی عقل کل نہیں ہیں کہ ہم جو بات کرتے ہیں بس وہی ٹھیک ہے اور وہی بس ٹھیک ہے اور اس کے علاوہ نہیں، یہاں پہ گنجائش موجود ہے، یہ ہاؤس اسی لئے ہے کہ یہاں ہم Consensus پہ فیصلے کریں اور یہاں سے نکل کے ہم پھر ان کو Implement بھی کریں۔ تو آپ کی یہ بجٹ تجاویز، یہ کوئی ویسے پروسیجر نہیں ہے بلکہ ان کو ہم بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ان شاء اللہ ان کو ہم آخر میں پھر مل بیٹھ کے ان شاء اللہ ایک لائن کی طرف لے جائیں گے۔ جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے بڑی فراخ دلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہر ایک کو آپ نے کھلی دعوت دی کہ جو بھی اس بجٹ سپیچ میں حصہ لینا چاہتے ہیں تو آئیں اور ہمیں تجاویز دیں اور میں دوستوں کا بھی مشکور ہوں جنہوں نے بات رکھی اور مجھے یقین ہے کہ ان شاء اللہ یہ جو ہمارا سفر ہے، یہ جو ہمارا کام باقی ہے، جو ہمارے دو تین سال باقی ہیں، ہم ان شاء اللہ یہ بجٹ اور پھر دو بجٹ اگلے بھی پیش کریں گے ان شاء اللہ تو یہ بجٹ بھی آپ ہی کی موجودگی میں اور ان شاء اللہ اس صوبے میں انفراسٹرکچر بھی ٹھیک ہوگا، ایجوکیشن بھی ٹھیک ہوگی، ہیلتھ بھی ٹھیک ہوگی، تمام ادارے Deliver بھی ٹھیک کریں گے اور ساتھ ساتھ ہم چاہتے ہیں کہ ہم اس ہاؤس کے اندر ایسی Consensus develop کریں، تو غر بھی میرا ضلع ہے اور پتہ مال بھی میرا ہے، یہ نہیں ہے کہ وہاں پہ میرا نمائندہ نہیں ہے، تو اس کا مطلب یہ ہے (تالیاں) کہ وہاں پہ ہم بجٹ 'یوٹیلٹیز' نہیں کرتے، یہ بجٹ اس صوبے کے عوام کا بجٹ ہے، Need basis پہ، ہر جگہ پہ اور ہر مقام پہ ان شاء اللہ اس کو ہم 'یوٹیلٹیز' کریں گے اور ہم ان شاء اللہ کوئی Discrimination نہیں کریں گے۔ وَاٰخِرُ الدَّعْوٰى اَنْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 10:00 am of tomorrow morning.

(اجلاس بروز جمعہ المبارک مورخہ 19 جون 2015ء صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)